ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۱۲ر ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ
۲۱ر جولائی ۱۹۶۷ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور
ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ» رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، کہ جس شخص کو یہ پسند ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اس کو محفوظ رکھے تو اس کو چاہیے۔ کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاہُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا اور اپنے کارندے سے کہہ رکھا تھا۔ کہ جب تو کسی تنگ دست کے پاس جائے۔ تو اس سے درگزر کر شاید کہ اللہ تعالےٰ ہم سے (گناہ) معاف فرمائے چنانچہ (مرنے کے بعد) جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے گناہ معاف کردیئے (بخاری ومسلم)

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَکَانَ مُوْسِرًا وَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ۔ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْہُ، تَجَاوَزُوْا عَنْہُ» رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم سے پہلے حضرات میں سے ایک شخص کا اس کے مرنے کے بعد حساب لیا گیا۔ اس کی کوئی نیکی نہیں ملی۔ صرف اتنی بات تھی۔ کہ وہ لوگوں سے تجارتی میل جول رکھتا تھا۔ اور خود مالدار تھا۔ اور اپنے غلاموں کو اس نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ تنگ دست قرضدار سے درگزر کرنا (چنانچہ) اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کے زیادہ مستحق ہیں (چنانچہ فرشتوں سے فرمایا) کہ اس شخص سے درگزر کرو (مسلم)

وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اُتِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَقَالَ لَہٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا۔ قَالَ یَا رَبِّ اٰتَیْتَنِیْ مَالَکَ فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ، وَکَانَ مِنْ خُلُقِی الْجَوَازُ فَکُنْتُ اَتَیَسَّرُ عَلَی الْمُوْسِرِ، وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ۔ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: «اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ» فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: ھٰکَذَا سَمِعْنَاہُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بندہ جس کو دنیا میں اللہ تعالےٰ نے مال عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا، دنیا میں تو نے کیا عمل کئے، فرمایا۔ چونکہ بندے اللہ تعالےٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے (لہٰذا) اس نے (صاف صاف) عرض کیا۔ اے میرے رب۔ تونے اپنے پاس سے جو مال دیا تھا میں اس کا لوگوں سے لین دین کرتا تھا۔ اور درگزر کرنا میری عادت تھی، جو مالدار ہوتا، اس سے نرمی کرتا۔ اور جو تنگدست ہوتا۔ اس سے معاف کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ایسا کرنے کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں میرے اس بندہ سے درگزر کرو یہ حدیث (سن کر) حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما کہنے لگے۔ کہ ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَہٗ، اَظَلَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ» رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی، یا اس کے لئے (کچھ) کمی کردی۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سایہ کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے، کہ جس روز اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِیْلَ وَعِنْدِیْ وَزَّانٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: «زِنْ وَاَرْجِحْ» رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں، کہ میں اور مخرمۃ العبدی مقام ہجر سے کپڑا بیچنے کے لئے خرید کر لائے (یہ سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ کا سودا کیا، اور ہمارے پاس ایک وزن کرنے والا تھا، جو سکے (یا سونے چاندی کو) تولا کرتا تھا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے فرمایا۔ کہ اس کی قیمت تول دو اور کچھ زیادہ بھی تولو (امام ابوداؤد اور ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۳ | ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء | شمارہ ۱۱

مغربی پروپیگنڈہ اور صدر ناصر

آج کل بعض لوگ "ناصر خوبیا" کے مرض میں بری طرح مبتلا ہیں اور اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے صدر ناصر کے خلاف واہی تباہی بکنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے ان کو صدر ناصر کی مخالفت کے سوا زندگی میں اور کوئی کام ہی نہیں اور ان کا اوڑھنا بچھونا فقط صدر ناصر کی مخالفت ہے۔ ہوٹلوں میں بیٹھے ہوئے مختلف مجالس میں گپ شپ کرتے ہوئے اور بازاروں میں گھومتے ہوئے ان کا صرف یہی ایک محبوب مشغلہ دکھائی دے گا کہ وہ صدر ناصر کی برائیاں گنوائیں، عربوں کے عیوب شمار کرائیں اور ان کے کردار پر نکتہ چینیاں کریں۔ حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس مرحلہ پر صدر ناصر کے عیب گننا اور عربوں پر نکتہ چینیاں کرنا در اصل یہودیوں اور ان کے سرپرستوں امریکہ و برطانیہ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔ ہمارے ان "کرمفرماؤں" میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمان ہیں اور مغربی پروپیگنڈے اور یہودی خبر رساں ایجنسیوں کی فراہم کردہ من گھڑت اور جھوٹی خبروں سے متاثر ہو کر نادانستہ طور پر یہ کھیل کھیلتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو باقاعدہ اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنے مغربی آقاؤں اور سی، آئی، اے کے اشارہ چشم و ابرو پر رقص کرتے ہوئے یہ ڈرامہ کھیل رہے ہیں اور اسلامی لبادہ اوڑھ کر اسلام کے بدترین دشمنوں کو ایٹمی ہتھیاروں سے بھی زیادہ خوفناک اور ہلاکت آفرین اسلحہ مہیا کر رہے ہیں۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ عرب میدان جنگ میں فریب کے ساتھ شکست کھا جانے کے بعد سیاسی اور سفارتی محاذ پر بھی پٹ جائیں اور دنیا میں ان کا کوئی بھی مونس و غمگسار نہ رہے — ہر ذی شعور انسان اس نفسیاتی حقیقت کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اگر کسی شخص یا قوم کے عیوب و نقائص کا اشتہار دیا جائے، ان کی برائیوں کا ڈھنڈورا پیٹا جائے اور اگرچہ ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ محض جذبۂ ہمدردی اور درد دل کے اظہار کے طور پر کیا جا رہا ہے پھر بھی اس شخص یا قوم سے محبت و ہمدردی کے جذبات کا سرد پڑ جانا اور اس کی محبت کا دل سے نکل جانا لابدی ناگزیر ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کی برائیاں ہی برائیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پیش کی جائیں اس سے جی کا اچاٹ ہو جانا ایک فطری امر ہے — پس ظاہر ہے کہ ناصر اور عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان کی امداد اور ہمدردی کا جذبہ دلوں سے محو ہو جائے۔ موجودہ حالات کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہماری تمامتر اور ہمہ قسم کی ہمدردیاں عربوں کے لئے مختص ہوتیں، ہم مغربی سامراج اور یہودیوں کے زخم خوردہ عرب بھائیوں کے زخموں پر محبت و دلجوئی کے الفاظ کا مرہم رکھتے اور اس آڑے وقت میں ان کی ایسی عملی مادی امداد کرتے کہ وہ اپنے مصائب و آلام کو بھول جاتے لیکن یہ کس قدر افسوسناک المیہ ہے کہ سامراجیوں کے آلۂ کار عالم اسلام میں عربوں کے خلاف نفرت کا بیج بو کر دشمنانِ اصلی سے توجہ ہٹانے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

صدر ناصر کے خلاف سامراجیوں کے ایجنٹ یہ بھی پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسرائیل کے خلاف حالیہ جنگ اسلام کے نام پر کیوں نہیں شروع کی گئی۔ اور وہ عرب قومیت کا نعرہ کیوں بلند کرتے ہیں؟

یہ مسئلہ اگرچہ تفصیلی گفتگو کا متقاضی ہے لیکن اختصار کے ساتھ نفسِ مسئلہ کے بارے میں چند معروضات پیش کی جاتی ہیں:—

۱۔ اسرائیل کے خلاف اگر اسلام کے نام پر جنگ کا آغاز کیا جائے تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ جو ممالک امریکہ دشمنی کی بنا پر عربوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں وہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کے اصول کے مطابق دنیائے اسلام کے مخالف محاذ میں کھڑے ہونے پر مجبور ہوں گے — اور یہ امر واقع ہے کہ دنیائے اسلام کی موجودہ صورت حال دفاعی اور فوجی ضروریات کے نکتہ نگاہ سے اس قابل نہیں ہے کہ وہ مغربی ملکوں سے بالکل بے نیاز ہو جائیں اسلحہ کے معاملہ میں خود کفیل بننے کے بعد ہی غیر ملکوں سے فوجی امداد نہ لینے کا اقدام کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں موجودہ حالات کی مجبوریاں بہرحال ایسی ہیں کہ وہ اپنے دوستوں (روس، چین وغیرہ) ممالک سے اپنے روابط قائم رکھیں اور سامراجیوں کا دندان شکن جواب دینے کے لئے ان سے فوجی امداد حاصل کرتے رہیں۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج کل کوئی جنگ بھی اپنے علاقائی مفادات کو نظر انداز کر کے نہیں لڑی جا سکتی۔ جیسا کہ کشمیر کے معاملہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ کشمیر کشمیریوں کا ہے۔ ان مغربی شاطروں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اگر ہم اس مسئلہ کو اسلام کے نام پر جنگ کرنے کا مفروضہ بنا لیں تو استصواب رائے کے مرحلہ میں ان تمام کشمیریوں کے حقوق تلف

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مجلسِ ذکر

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ بمطابق ۶ جولائی ۱۹۶۶ء

ایمان اور اسلام

از جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی

مرتبہ:- محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ حال وارد لاہور

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد:-
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع)

اے مسلمانو! اے مومنو! اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو۔ تو میری (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی تابعداری کرو۔ تمہارا ایمان باللہ، ایمان بالآخرت، ایمان بالکتب ایمان بالرسل جبھی معتبر ہوگا۔ جب تم نبی آخر الزمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں چلوگے۔

ختم نبوت کی تحریک کے دوران جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے علمائے کرام کا مذاق اڑایا۔ کہ ہم نے تمام علماء سے ایک ہی سوال کیا۔ اور ہر ایک کا جواب مختلف پایا۔ حالانکہ اللہ کے بندوں نے یہ نہ سوچا۔ کہ الفاظ کی تشریح و توضیح مختلف ہونے سے اصل مقصد تو فوت نہیں ہو جاتا۔ دو دونے چار ہی ہونگے چاہے پنجابی میں کہو چاہے اردو یا کسی زبان میں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی پوچھا گیا۔ کہ ایمان اور اسلام کی تشریح کیا ہے؟ حضرتؒ نے دو لفظوں میں تشریح فرمائی کہ "کہ اے اللہ! تیرے اور تیرے حبیبؐ کے ہر فرمان کو دل سے سچا جانتا ہوں"، یہ تو ہے ایمان۔ اور اس پر عمل کا نام ہے۔ اسلام۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تو خوب معلوم تھا۔ کہ بیسویں صدی میں منکر حدیث بھی پیدا ہونگے اس لئے اُس نے ایمان کے لئے کسوٹی ہی یہ رکھ دی کہ وحی متلو کو بھی ماننا پڑے گا۔ اور وحی غیر متلو کو بھی ماننا پڑے گا۔ قرآن میں ارشاد فرمایا۔ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (بقرہ ع) اور پھر یہ بھی ساتھ ساتھ فرما دیا۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو وحی آتی ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم ۳،۴) اگر ۴۰ سال تک حضورؐ پر کوئی آیت نازل نہیں ہوئی تو آپؐ نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ میں نبی ہوں۔ اور جب غار حرا میں جبریلؑ نے آکر بحکم الٰہی کہا کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ (العلق ۱) تو آپؐ فرماتے ہیں۔ مَا اَنَا بِقَارِئٍ (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں)، اور آخر تین مرتبہ جب جبریلؑ نے یہی کہا تو حضور نے پڑھنا شروع کر دیا۔

اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر ایک تنکا، ایک پتّہ بھی ہل نہیں سکتا۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ کسی مخلوق کا کلام نہیں ہے۔ خود اعلان خداوندی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر ۹)

سابقہ کتابوں کا مقام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا سا تھا۔ اور قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔ وحی جلی ہو یا وحی خفی دونو پر ایمان ضروری ہے۔ وحی جلی قرآن ہے اور وحی خفی حدیث۔ اگر کوئی نماز میں حدیث پڑھے۔ تو نماز نہیں ہوگی۔ حضورؐ کے ارشادات قرآن کی توضیح و تشریح ہے۔ اللہ تعالےٰ کو علم تھا۔ کہ فتنہ پرواز آئیں گے اس لئے اُس نے پہلے ہی يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (بقرہ ع) کی پابندی لگا دی۔

ایمان نام ہے ماننے کا نہ کہ حجت بازی کرنے کا۔ آج ہماری اکثریت کلمے سے بے بہرہ ہے۔ اور جو تھوڑا بہت جانتے ہیں۔ وہ نماز بھی نہیں پڑھتے سرے سے عمل ہی ندارد۔ یہ ہمارے لینڈ لارڈ، زمیندار، ہل مالک کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم محمڈن لاء کو نہیں مانتے یاد رکھئے۔ اللہ تعالےٰ ہی کا فرمایا ہوا لاء حضور اکرمؐ نے پیش فرمایا خدا کی بات نبی کرتے آئے اور پھر وہی بات ولی دہراتے آئے۔

خدا کو فرماں بردار محمدی مسلمان کی ضرورت ہے۔ اُس کو صرف گوشت کھانے والے مسلمان کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس کے ہاں خون دینے والا مجنوں درکار ہے نہ کہ دودھ پینے والا مجنوں۔ اُس کا ارشاد ہے۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (الانفال ع)

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

جہاد کا حکم ہر زمانے میں جاری ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق جہاد فرض ہے۔ جس طرح نماز دس سال کی عمر سے ضروری ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ اسی طرح علم کے بارے میں ارشاد ہے کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ گود سے گور تک سیکھو اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ چین تک علم حاصل کرنے کے لئے جانا پڑے تو بلا چون و چرا نکل پڑو۔ اس سے مراد علم دین ہے۔ مگر آج مسلمانوں نے یہ درجہ ریاضی، سائنس اردو تاریخ جغرافیہ کو دے دیا ہے۔ کروڑوں روپے کے بجٹ ان نقلی علوم کے لئے بنتے ہیں۔ اور اصلی علم کے لئے...... کوئی دمڑی پائی نہیں۔ پھر اس کا نتیجہ بھی سامنے ہے۔ کہ نوجوانوں میں نہ دینی شعور ہے۔ نہ اسلامی رنگ۔ علماء پر طعن، اسلام کی تضحیک، تصوف کا انکار۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ پنجابی اسلام یہ ہے۔ کہ کسی بناوٹی پیر کی قبر پر جھنڈیاں لگا دو، مجرے کرا دو، رنڈیاں نچا دو — اور جو ایسا نہ کرے وہ وہابی۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء مجاز میں سے ہیں۔ اُنہوں نے ایک دفعہ اپنا ایک واقعہ

(باقی ص ۱۷ پر)

۵؍ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۴؍ جولائی ۱۹۶۷ء

نوعِ انسانی کتاب و سنت پر عمل کرنے سے ہی کامیاب ہوسکتی ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔

اے پیغمبر! (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام نوعِ انسانی سے خطاب کرکے فرما دیجئے کہ میں تم سب کی طرف، عرب و عجم کی طرف، مشرکوں، آتش پرستوں ستارہ پرستوں غرضیکہ ساری آدمؑ کی اولاد کے لئے نبیٔ آخر الزمان بناکر بھیجا گیا ہوں —— سلسلۂ نبوت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر مجھ پر ختم ہو گیا۔ دین کی تکمیل ہو گئی اور اب میرے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی نیا دین یا نئی امت جنم لے گی جو عنداللہ قابلِ قبول ہو۔ خداوند قدوس قادرِ مطلق کا فیصلہ ہے:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۝ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے پسند کر لیا کہ دین "الاسلام" ہو۔ مقصد یہ ہے کہ قیامت تک کے لئے اب صرف ایک ہی دین اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے اور وہ اسلام ہے جس میں تمہاری ہر مشکل کا حل اور ہر موقع کے مناسب ہدایت موجود ہے۔ اب امتِ مسلمہ اپنے تمام مقاصد و خصائص کے ساتھ ظہور میں آ چکی ہے اور اس کے پاس نجاتِ دنیوی و اُخروی کا مکمل نسخہ اور کائناتِ انسانی کے لئے خداوند قدوس وحدہ لاشریک کا آخری ہدایت نامہ قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔

رشد و ہدایت کا ناپیدا کنار سمندر

محترم حضرات! مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ جلشانہٗ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے قرآنِ عزیز اور اسلام جیسی عظیم اور لازوال نعمت سے نوازا اور نبی وہ عطا فرمایا جو ساری کائنات کا انتخاب اور مقصود ہے۔ اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمّد وّعلیٰ اٰلِ محمد وبارك وسلّم۔

برادرانِ عزیز! قرآنِ عزیز ہمارے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عدیم النظیر معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ یہ تمام نوعِ انسانی کے لئے ہمیشہ رہنے والا نظامِ زندگی اور لاثانی و لافانی دستورِ حیات ہے جس میں رشد و ہدایت کے ناپیدا کنار سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہیں اور ساری کتب سماوی کا نچوڑ جس میں جمع ہے۔

یاد رکھئے! خداوند قدوس نے ہر قوم کے لئے ہر دور میں ہادی بھیجائے کوئی ملک اور قوم ایسی نہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے رسول اور ہادی ان کی اصلاح اور خدا کی راہ بتانے کے لئے نہ بھیجا ہو۔ مگر ہمارے آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا یہ کمالِ اعزاز ہے کہ انہیں تمام جہانوں اور ساری مخلوقات کے لئے نبی اور رسول بناکر بھیجا اور ان کے بارے میں یہ ناطق فیصلہ صادر فرما دیا:۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔

اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔

یعنی کوئی کام تو کیا ایک حرف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے ایسا نہیں نکلتا جو خواہشِ نفسی پر مبنی ہو۔ بلکہ آپؐ جو کچھ دین کے بارے میں فرماتے ہیں وہ اللہ کی بھیجی ہوئی وحی اور اس کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ وحی متلو کو قرآن اور غیر متلو کو حدیث کہا جاتا ہے۔

ہم اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ خدا نے ہمیں اس نبیٔ آخر الزمانؐ کی امت میں پیدا کیا جس کی امت میں پیدا ہونے کی دعائیں خود سابقہ انبیاء علیہم السلام کرتے رہے اور جس کا ہر ہر لفظ ارشادِ خداوندی اور ہر ہر حکم فرمانِ ایزدی ہے۔

پھر خدا کا یہ احسان ہم پر کیا کم ہے کہ ہمیں خیر امت کے لقب سے یاد کیا اور وہ فریضہ ہمارے ذمہ لگایا جو فریضہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام ادا کیا کرتے تھے یعنی لوگوں کو بھلائی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا —— اللہ کی طرف بلانا اور غیر اللہ سے ہٹانا۔ فانی چیزوں سے توڑنا اور باقی سے جوڑنا۔ اور تمام سہاروں سے قطع نظر کرکے فقط اللہ تعالیٰ قادر و قدیر کو مقصودِ حقیقی اور کارسازِ مطلق ماننا اور منوانا اور یہ وہ تعلیم ہے جو صرف اسلام ہی نوعِ انسانی کو دیتا ہے۔ مزید برآں ساری امت کو منصبِ تبلیغ تفویض ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری نوعِ انسانی کو خطاب کرنا اور کارِ نبوت امت کے حوالے کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضورؐ آخری نبی ہیں، اسلام آخری دین ہے اور امتِ محمدیہؐ آخری امت ہے۔

محترم حضرات! یاد رکھئے، اسلام دین اور دنیا دونوں کی ترقی کا ضامن ہے۔ مگر مقصود صرف آخرت اور رضاءِ ایزدی کو قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اس تصور کے بغیر نظامِ کائنات چل نہیں سکتا۔ اور نہ ہی انسان کی خود غرضیوں، ہوس پرستیوں اور خواہشاتِ نفس کا قلع قمع ہو سکتا ہے —— اسلام دنیا میں رہنے سہنے، کھانے پینے، تہذیبِ اخلاق، تدبیرِ منزل، سیاست مدنیہ، خلافتِ کبریٰ کا قیام غرضیکہ ہر معاملہ میں رہنمائی کرتا ہے مگر تخلیقِ انسانی کا مقصود صرف عبادت کو قرار دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے —— اگر ہم نے تمام کام دنیا میں انجام دئے لیکن اپنے مقصدِ تخلیق کو بھول گئے تو گویا ہم نے زندگی کو بے مقصد گذار دیا۔ اور اس کی کوئی قدر و قیمت اللہ کے نزدیک نہ ہوگی۔ ہمارے حضرت اسی لئے اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

انسان دنیا میں صرف بیاہ شادیاں کرنے، اولاد پیدا کرنے، طرح طرح کی ایجادات کرنے، جائیدادیں بنانے اور عیش و عشرت میں زندگی گذارنے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ یادِ خدا اور بندگیٔ مولا کرنے کے لئے آیا ہے۔

یہ بجا ہے کہ انسان کو بقاءِ حیات کے لئے کھانا کھانے اور ضروریاتِ انسانی کی احتیاج ہے مگر مقصود بالذات یہ اشیاء نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ معاشرتی اور اقتصادی ضروریات کو پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے اور مقصودِ حقیقی یہ نہیں ہیں۔ مقصودِ حقیقی اور مقصود بالذات فقط اللہ جلشانہٗ ہیں اور انسان صرف بندگی کرنے اور خدا و رسول کے احکام کے مطابق زندگی گذارنے کے لئے معرضِ وجود میں آیا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنا مقصدِ تخلیق پہچانیں اور عبدیت کاملہ کے نمونۂ اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔ قطب العالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کا ایک پروگرام دنیوی ہے اور دوسرا اُخروی ہے۔ جو اس کے دنیوی پروگرام پر عمل پیرا ہوگا وہ دنیا میں کامیاب ہوگا۔ اور جو اس کے اخروی پروگرام پر عمل کرے گا وہ آخرت میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور جو شخص یا قوم قرآن عزیز کے دنیوی اور اُخروی دونوں پروگراموں پر عمل کریں گے وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب رہیں گے۔

پس اے برادرانِ عزیز! ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم قرآن عزیز پر مکمل عمل کریں تاکہ دنیا و آخرت دونوں جہان میں کامیاب ہوں —— آج ہم غیر اقوام کو جو دیکھتے ہیں کہ وہ دنیا میں کامیاب ہیں تو درحقیقت اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کے دنیوی پروگرام کو اپنایا ہوا ہے۔ اگرچہ وہ کافر ہیں مگر تحقیق کر کے دیکھیں تو یہ حقیقت آپ پر واضح طور پر آشکار ہو جائے گی کہ قرآن عزیز نے دنیا میں کامیابی کے لئے جو اصول وضع کئے اور جو اوصاف بیان کئے ہیں وہ ان میں ضرور موجود ہوں گے —— مثال کے طور پر قرآن عزیز میں ارشادِ ربانی ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ (الانفال آیت پ) اور دشمن کے مقابلے کے لئے سپاہیانہ طاقت سے جو کچھ ہو سکے تم جمع کر رکھو۔ یعنی ہر طرح کے ہتھیار تیار رکھو۔ سو اگر مسلمان دشمنانِ اسلام کے مقابلے کے لئے جدید ہتھیار نہیں بناتا اور دشمن کا منہ توڑنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سازوسامان اور قوت فراہم نہیں کرتا تو وہ گویا قرآن کے نزدیک مجرم ہے اور اس نے اس سلسلے میں قرآنی پروگرام پر عمل نہیں کیا۔ نتیجۃً وہ ناکام رہے گا —— اسی طرح تجارت میں دیانت کی تعلیم قرآن نے دی ہے۔ اگر مسلمان دیانت نہ برتے گا اور کافر تجارت میں دیانت داری سے کام لے گا تو وہ گویا قرآن ہی کے دنیوی پروگرام پر عمل کر رہا ہوگا اور ظاہر ہے تجارت میں کامیاب رہے گا —— اسی طرح کئی اور مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ ہاں اگر مسلمان بھی ان اصولوں کو اپنائے اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے تو کافروں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت مسلمان کے ساتھ ہوگی۔ لیکن اگر وہ احکامِ خداوندی پر دنیا کے معاملے میں عمل نہیں کر رہا۔ اور دینی اعتبار سے قرآن پر عمل کر رہا ہے تو اس کی آخرت تو سنور جائے گی مگر دنیا نہیں سنورے گی۔

آئیے! ہم مل کر اسلام کے دینی اور دنیوی دونوں پروگراموں پر چلنے کی سعی کریں اور اس طرح دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کریں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم اس نسخۂ کیمیا کو جسے قرآن عزیز کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جس کا عملی نمونہ سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آزمائیں اور اسی کی روشنی میں چل کر منزلِ مقصود پر پہنچیں —— یہی وہ نسخہ ہے جس کو استعمال کر کے نوعِ انسانی کامیاب و بامراد ہو سکتی ہے اور اسی میں انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہے —— اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے —— وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

گورنر مغربی پاکستان اور وزیر بلدیات کا شکریہ

لاہور ۱۴ر جولائی ۱۹۶۷ء جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ کے خطیب اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا عبیداللہ انور نے بعد از نمازِ جمعہ ہزاروں افراد کے اجتماع میں اندرون و بیرون دروازہ شیرانوالہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ کے لاکھوں باشندوں کی طرف سے عزت مآب جنرل محمد موسیٰ گورنر مغربی پاکستان اور وزیر بلدیات میاں محمد یاسین وٹو کا دلی شکریہ ادا کیا۔ جن کی ذاتی مداخلت اور کوششوں کے نتیجہ میں دروازہ شیرانوالہ سے چوک پرانی کوتوالی کو ملانے والی لنک روڈ کی بحالی کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کر لیا ہے۔

مولانا نے فرمایا یہ مطالبہ شیرانوالہ اور اس کے نواح کی آبادیوں میں رہنے والے لاکھوں افراد کا دیرینہ اور جائز مطالبہ تھا۔ کئی برسوں کے بعد اس سلسلہ میں اب تک جو کارروائی ہوئی ہے اس کا

(باقی ص۱۵ پر)

مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

ایک نیا بِل

گذشتہ سے پیوستہ

بدائع الصنائع صفحہ مذکورہ پر ہے۔

وینبغی للرجل ان یعدل بین اولادہ فی النحل لقولہ سبحانہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان واما کیفیۃ العدل فی ذلک ان لیسوی بَیْنَھُمْ فی العطیۃ ولا یفضل الذکر علی الانثی وقال محمد العدل بینھم ان یعطیھم علی سبیل الترتیب فی المواریث لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کذا ذکر القاضی الاختلاف بینھما فی شرح مختصر الطحاوی وذکر محمد فی الموطا ینبغی للرجل ان لیسوی بین ولدہ فی النحلی ولا یفضل بعضھم علی بعض وظاھر ھذا یقتضی ان یکون قولہ مع قول ابی یوسف وھو الصحیح لماروی ان بشیرا ابا النعمان اتی بالنعمان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ولدک نحلت مثل ھذا فقال لا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارجعہ۔ وھذا اشارۃ الی ان العدل بین الاولاد فی النحلۃ وھو التسویۃ بینھم ولان فی التسویۃ تالیف القلوب والتفضیل یورث الوحشۃ بینھم فکانت التسویۃ اولی ولو نحل بعضا وحرم بعضا جاز من طریق الحکم لانہ تصرف فی خالص ملکہ لاحق لاحد فیہ الا انہ لا یکون عدلا سواء کان المحروم فقیھا تقیا ارجاھلا فاسقا علی قول المتقدمین من مشائخنا واما علی قول المتاخرین منھم فلا باس ان یعطی المتادبین والمتفقھین دون الفسقۃ الفجرۃ

آدمی کے لئے مستحب ہے کہ عطا کرنے میں اولاد میں برابری کیا کرے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تم کو برابری کرنے اور احسان کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برابری کی کیفیت اس بارہ میں یہ ہے۔ کہ عطیہ میں اُن کو برابر رکھے لڑکے کو لڑکی پر فضیلت نہ دے۔ اور امام محمد کہتے ہیں کہ برابری یہ ہے۔ کہ اُن کو میراث کی ترتیب کے موافق دے لڑکے کو دو لڑکیوں کا حصہ ۔ مختصر الطحاوی کی شرح میں قاضی صاحب نے یہی ذکر کیا ہے لیکن خود امام محمد نے موطا میں ذکر کیا ہے کہ آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ بچوں کے لئے عطیہ کے باب میں برابری کرے کسی کو کسی سے زائد نہ دے۔ تو اس سے ظاہرًا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کا قول امام ابو یوسف کے ساتھ ہے اور صحیح یہی ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ نعمان کے والد بشیر نعمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام عطا کر دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اپنے سب بچوں کو اسی جیسا عطیہ دیا ہے۔ عرض کیا کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اُس سے رجوع کر لو ۔ اور یہ اس بات کا اشارہ ہے۔ کہ اولاد میں عدل و انصاف ہے عطیوں میں اور یہ عدل اُن میں برابری ہی کرنا ہے۔ اور برابری اس لئے بھی مستحب ہے کہ اس میں ان کی دلجوئی ہے۔ اور کسی کو زیادہ دینا وحشت پیدا کرنے کا سبب ہے۔ اس لئے برابری ہی مستحب ہے۔ اور اگر کسی کو دیا اور کسی کو محروم کر دیا۔ تو حکم شرعی سے تو یہ جائز ہے کیونکہ اپنی خالص مِلک میں تصرف ہے کسی کا اس میں کوئی حق نہیں مگر یہ عدل نہ ہوگا خواہ محروم ہونے والا عالم دین متقی ہو یا جاہل فاسق یہ تو متقدمین کے قول پر ہے اور متاخرین فقہا کے قول پر اس میں بھی حرج نہیں کہ نیک اور عالم دین کو تو دے اور فاسق فاجر کو نہ دے۔

اور ینبغی (مناسب و مستحب ہے) لفظ کا وجوب کے لئے ہونا جو التعلیق المجد کے مقدمہ سے نقل کیا ہے اگر وہاں ہوگا تو ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہے ہونا اور نہ اُس کا مراد ہو جانا ہر جگہ لازم نہیں بلکہ جہاں قرینہ وجوب کا ہوگا۔ وہاں ہوسکتا ہے چنانچہ فائدہ ۱۳ کے قول ۱۳ میں جو گفتگو اس پر ہے۔ وہاں یہی ہے قال فی المصباح ینبغی ان یکون کذا وکذا معناہ یجب اویندب بحسب ما فیہ من الطلب (کہ ینبغی واجب و مستحب دونوں کے لئے ہوتا ہے۔ جیسا بھی طلب کا قرینہ وہاں ہو) اور خود التعلیق الممجد میں اس حدیث کے حاشیہ میں یہ ہے وعند الجمہور ھو اھو مذہب (کہ امت کی اکثریت کے یہاں یہ حکم استحباب کے لئے ہے) اور شامی کے اسی مقدمہ میں نقل کیا ہے۔ کہ متاخرین کے یہاں مشہور یہی ہے کہ یہ استحباب کے لئے ہوتا ہے۔ اور بدائع نے اولیٰ کہکر ینبغی معین بھی کر دیئے ہیں امام محمد کی مراد کو ان کے مذہب کے بالکل خلاف کہ جس کو فقہا و محدثین استحباب کا نقل کر رہے ہیں ایک دور کے احتمال سے وجوب مراد لے سکنا...... سمجھ سے باہر ہے۔

مستحب ہونے کی دلیلیں

بدائع میں جو حدیث پیش ہوئی ہے۔ فتح الباری ج ۵ ص۱۶۱ اور تعلیق ممجد ص۳۴۴ پر ہے کہ یہ بخاری و مسلم ۔ ترمذی ۔ ابوداؤد نسائی ۔ مسند احمد، ابن حبان اور طحاوی کی حدیث اور بہت بہت حضرات کے واسطے سے ہے۔ فتح الباری نے اس کی روایات کے کئی لفظ لکھے ہیں سوّو بینھم (اولاد کے درمیان برابری کرو) ساووا بینھم (برابری کرو) مسلم کی حدیث ابو حبان کی روایت میں ہے۔ لا تشھدنی اذًا فانی لا اشھد علی جور (ایسا ہے۔ تو مجھ کو گواہ نہ بناؤ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا) اور مغیرہ والی روایت میں ہے۔ لا اشھد علی جور لتشھد علی ھذا غیری (میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا اس پر کسی اور کو گواہ بنا لو) جابر والی روایت میں ہے۔ لا اشھد الا علی الحق (میں تو حق پر ہی شاہد بن سکتا ہوں) اور مسلم کی ایک حدیث ہے اعدلوا بین اولادکم فی النحل کما تحبون ان یعدلوا بینکم فی البر (تم عطیوں سے اولاد میں ایسے ہی برابری کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ اطاعت میں تمہارے لئے برابری کریں) اور مسند امام احمد میں ہے۔ ان لبنیک علیک من الحق ان تعدل بینھم فلا تشھدنی علی الجور الیسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذًا (تمہارے بیٹوں کا تم پر یہ حق ہے۔ کہ تم ان میں برابری کرو لہٰذا مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ کیا تم کو یہ بات خوش کرتی

ہے کہ سب اولاد اطاعت میں تمہارے لئے برابر ہوں عرض کیا ضرور فرمایا۔ تو تم ایسا نہ کرو کہ برابر نہ کرو) ابوداؤد میں ہے۔ ان لھم علیك من الحق ان تعدل بینھم کما ان لك علیھم ان یبروك (اولاد کا تم پر یہ حق کہ تم ان میں برابری کیا کرو ایسا ہی ہے۔ جیسا تمہارا حق ہے۔ ان پر اور سب تمہاری فرمانبرداری کریں) نسائی میں ہے۔ الاّ سویت بینھم (کیوں نہ برابری کی تم نے اولاد میں) ابن حبان ونسائی کی روایت میں ہے۔ سَوِّ بینھم (اولاد میں برابری کرو)

ان الفاظ سے بعض حضرات کو برابری کے واجب ہونے کا شبہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ امر وجوب کے لئے ہے۔ جور وظلم وجوب کا خلاف کرنا ہے۔ حق نا حق کی ضد ہے حرف تنبیہ سے آیا ہے۔ رجوع کرنے کو فرمایا ہے۔ لیکن جب گہری نظر سے غور کیا جاتا ہے تو اولاد کو عطایا میں برابری کرنے کا مستحب ہونا ہی قوی ثابت ہوتا ہے۔ جو امت کی اکثریت کا مذہب ہے۔

۱۔ حدیث میں رجوع کرلو کا لفظ اس کی دلیل ہے۔ کہ وہ ہبہ صحیح تھا۔ ورنہ رجوع کرنے کے کیا معنی ارشاد یہ ہوتا ہے کہ یہ باطل ہے۔

۲۔ یہ صحیح ہے کہ امر کا صیغہ واجب ہونے کے ہوتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ کسی دوسرے مفہوم کے لئے کوئی قرینہ نہ ہو ورنہ اگر مستحب ہونے کا کوئی قرینہ قائم ہوگا۔ تو پھر وہ امر مستحب ہونے کے ہی ہوتا ہے۔ جیسے اصول فقہ میں ثابت شدہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب کسی حکم کی علت کوئی دنیوی بات فرما دی جائے۔ تو نہ دنیا کا کام واجب نہ علت واجب نہ حکم واجب ہوتا ہے۔ اصول فقہ میں یہ قاعدہ بیان اور اس سے بہت سے مسئلے ماخوذ ہیں۔ یہاں یہ جملہ "کیا تم کو یہ خوش کرتا ہے۔ کہ وہ اطاعت میں تمہارے لئے برابر ہوں عرض کیا ضرور فرمایا تو تم بھی ایسا نہ کرو" بتاتا ہے۔ کہ اولاد کی فرمانبرداری کی برابری کے لئے یہ حکم ہے۔ جو ایک غیر واجب دنیوی کام ہے۔ نہ علت واجب ہے۔ نہ حکم واجب اس لئے یہ برابری مستحب ہی مستحب ہے

۳۔ لفظ یشھد غیری (میرے سوا کسی اور کو گواہ بنالے) دوسرے کو گواہ بنانے کی اجازت اس معاملہ کے جواز کی دلیل ہے۔ جو اس واقعہ میں پیش آیا تھا۔ کہ ایک بیٹے کو غلام دیا باقی اولاد کو محروم رکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ برابری مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ ورنہ اس کے خلاف کرنا گناہ ہوتا۔ اور حضور گناہ پر گواہ بنانے کی اجازت کیسے عطا فرماسکتے تھے۔

۴۔ الاسویت (کیوں نہ برابری کی تم نے) کے الفاظ صاف صاف ہیں۔ کہ برابری مستحب تھی۔

۵۔ عینی وفتح الباری میں یہ دو واقعے مذکور ہیں جو حدیثوں میں آئے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عائشہ رضؓ کو اور حضرت عمرؓ نے صرف حضرت عاصم کو ہبہ کیا تھا دوسری اولاد کو نہیں کیا تھا۔ حدیث میں ہے۔ کہ تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم رکھو۔ ان کے ایسا کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حکم برابری کا وجوب کے لئے نہیں تھا۔ اور ہمارے لئے رہنمائی اسی میں ہے۔ ہم بھی ایسا کرسکتے ہیں۔ گو افضل برابری کرنا ہو۔ جو آئمہ واحادیث سے معلوم ہو رہی ہے۔

۶۔ تمام علمائے ملت کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کل جائداد مال وغیرہ کسی غیر آدمی کو ہبہ کردے اور اولاد کو بالکل محروم کردے تو یہ جائز ہے۔ تو جب غیر کو دے کر بالکل محروم کر دینا درست ہے تو اولاد کو دے کر دوسری اولاد کو محروم کرنا یا کم دینا بھی درست ہے۔ گناہ نہیں گو خلاف مستحب ہو گا۔ (عینی وفتح الباری)

۷۔ اور جور وناحق خلاف عدل کو بھی کہا جاتا ہے۔ اس لئے ان لفظوں سے برابری کا واجب ہونا اور خلاف کا گناہ یا ہبہ کا باطل ہونا ثابت نہیں ہوتا صرف خلاف عدل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور عدل کا افضل ومستحب ہونا۔ آگے ایک حدیث میں جور کو عدل نہ کرنے پر فرمانا آرہا ہے۔ جو اس کی دلیل ہے کہ یہاں جور خلاف عدل کے معنی میں ہے۔

یہ اشکال کہ عدالت اس پر عمل درآمد نہیں کراسکتی تو اس فتوے سے کیا حاصل معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ کی نظر میں گناہ و ثواب کوئی اہتمام کے قابل چیز ہی نہیں عمل سے ثواب ہوگا۔ خلاف کرنے میں اگر دوسرے کو فقط ضرر پہنچانے کی نیت ہوگی۔ تو گناہ ہوگا کوئی معقول وجہ ہوگی۔ مثلاً نیک متقی یا معذور ہونے کی وجہ سے زیادہ دے گا تو گناہ بھی نہیں۔ گناہ پر عدالت سے تعزیر بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن عدالت کو کسی مستحب میں دخل دینے کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے۔ اور ایک جائز کام کو حرام کرنے کی کیوں سوجھتی ہے۔ یہ حق جو خدائی حق ہے کسی کو کیوں کر مل سکتا ہے۔ اور کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قربان حسین شہید

زباں پہ نام مبارک نظر میں روئے رسولؐ
اس اہتمام سے دل میں ہے آرزوئے رسولؐ

کمالِ ذوقِ طلب ہے کہ انتہائے خلوص
مہ ونجوم سے سنتا ہوں گفتگوئے رسولؐ

پئے ہی جاتے ہیں اہلِ شعور شام وسحر
بھرا ہوا ہے مئے نور سے سبوئے رسولؐ

گزر رہا ہوں نشیب و فرازِ ہستی سے
یہاں وہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ

قلندروں نے بتائی ہے بات نکتے کی
کہ بادشہ سے ہے برتر گدائے کوئے رسولؐ

پلا اے ساقی مہوش وہ مے فقیروں کو
ہر ایک بوند میں جس کی رچی ہو بوئے رسولؐ

خدا کے عشق و محبت کی مہربانی سے
شہید ہے ہم اوقات روبروئے رسولؐ

سید محمد یحییٰ ہمدانی، خیرپور ٹامیوالی

آداب سلام

"سلام" کا لفظ تسلیم بمعنی سلامتی و براءۃ از نقائص و عیوب سے مشتق ہے۔ اور السلام علیکم کے معنی ہیں تو اللہ کی حفظ و نگہبانی میں رہے، اور عیوب و نقائص سے بری ہو۔ اور آداب وہ اچھے طور طریقے اور بہتر عادات ہیں جن کو انسان اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں برتتا اور استعمال کرتا ہے۔

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات کا ایک مستقل باب "آداب" ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے تمام مشاغلِ حیات کے لئے آداب بتائے ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے کے آداب، چلنے پھرنے کے آداب، کھانے پینے کے آداب، گھر میں آنے اور سفر پر چلنے کے آداب، کپڑا پہننے اور کپڑا اتارنے کے آداب، اور اسی طرح ایک دوسرے سے ملنے جلنے کے آداب۔ ملاقات کے آداب کے سلسلہ میں ہمیں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ ملاقات کی ابتداء کیونکر ہو——؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ ابَدَ اَ بِالسَّلَامِ،

ترجمہ: اللہ تعالےٰ کے ہاں سب سے زیادہ خاص اور اقرب بندہ وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ ایک اور ادب سکھاتے ہوئے فرمایا:—

یسلم الراکب علی الماشی، والماشی علی القاعد، والقلیل علی الکثیر۔

ترجمہ: سوار چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں۔

بخاری شریف میں ایک اور روایت ہے:—

یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر۔

ترجمہ: چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کہیں۔

مذکورہ دونوں حدیثوں میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سلام کی باری کے متعلق بتایا کہ تم میں سے پہلے سلام کہنا کس کو ضروری ہے جیسا کہ دوسری روایت میں ارشاد ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ لیکن علماء کا کہنا ہے کہ اگر بڑا چھوٹے پر شفقت کے باعث پہلے سلام کردے تو کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ ایک اور روایت ہے۔

عَنْ انس رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم مرّ علیٰ غلمانٍ فسلم علیھم۔ (مسلمؒ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر کچھ لڑکوں کے پاس سے ہوا تو آپ نے انہیں سلام کہا۔

آج کل ہم لوگ سلام کرنے سے قبل یہ دیکھتے ہیں کہ یہ شخص جس کو ہم سلام کرنے والے ہیں، ہمارا واقف بھی ہے یا نہیں؟ اگر واقف ہو تو سلام کرتے ہیں ورنہ خاموش گذر جاتے ہیں۔ حالانکہ سلام ایک بہت بڑا نیکی کا کام ہے اور نیکی کے لئے واقفیت و ناواقفیت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔

سلام کن الفاظ میں کرنا چاہیئے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص صرف "السلام علیکم" کہتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں صرف دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو آدمی السلام علیکم کے ساتھ "ورحمۃ اللہ" بھی کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد "وبرکاتہ" کا اضافہ کر دے اسے تیس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح سلام کا جواب دینے والے کے لئے ہے۔ ہاں! اہل کتاب کو سلام کرنے کے لئے الفاظ یہ نہیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—

اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا "وعلیکم"

ترجمہ: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہو "وعلیکم"۔ یعنی جب یہود و نصاریٰ تمہیں "السلام علیکم" کہیں تو جواب میں وعلیکم السلام نہ کہو بلکہ "وعلیکم" ہی کہہ دینا کافی ہے۔ بعض محدثین و فقہاء نے کہا ہے کہ جب یہود و نصاریٰ السلام علیکم کہیں تو ھداك اللہ کہنا چاہیئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فاسقین اور مبتدعین کو بھی یہود و نصاریٰ کی فہرست میں لائے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت سے بھی ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں منع فرمایا گیا ہے۔ کسی وقت فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ کہیں ارشاد ہوا کہ خالفوا الیھود والنصاریٰ اسی طرح سلام کے بارے میں بھی خاص طور پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"لیس منا من تشبہ بغیرنا، لا تشبھوا بالیھود والنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف۔

ترجمہ: جو آدمی ہمارے اغیار سے مشابہت اختیار کرے (خواہ وہ مشابہت لباس میں ہو، شکل و صورت میں ہو یا کسی دوسرے عمل میں ہو) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسلمانو! یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہود کے سلام کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انگلیوں سے اشارہ کرتے ہیں اور نصاریٰ کا طریق سلام یہ ہے کہ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں۔

آج ہم مسلمان کہلا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و عمل کی مخالفت کرنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضورؐ کی ہر چھوٹی بڑی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

ھر گلے را رنگ و

جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ کے زیرِ اہتمام ۶ ربیع الاول کو جلسۂ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مقررین نے جو تقاریر کیں ان کے اقتباسات قارئین خدام الدین کی خدمت میں پیش ہیں

"آپ کی ذاتِ گرامی باعثِ تکمیلِ دین"

محترم ساتھیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے جو خصوصیات عنایت فرمائی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ کی ذاتِ اقدس پر سلسلۂ نبوت کو ختم کر دیا۔ ارشاد ہے۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لانبی بعدی اس لئے سرورِ کُل کے بعد دعوئے نبوت کرنے والا دجّال، مردود اور فریب کار تو ہو سکتا ہے لیکن نبی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ رسالت اور نبوت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی ذاتِ مبارکہ پر دین کامل کر دیا۔ قیامت تک کے لئے اب آپؐ ہی نبی ہیں۔ اگر آپؐ کے بعد نبی ہوتا تو صدیق یا عمر ہوتے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس آخری نبیؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

مولوی محمد فیروز، سرگودھوی

واجمل منک لم تلد النساء

معزز سامعین! جس طرح سرورِ مخلوقات از روئے سیرت بے نظیر تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صورت کے لحاظ سے بھی اپنی مثال آپؐ تھے۔ جس طرح حسنِ سیرت ایک نعمتِ عظمیٰ ہے اسی طرح حسنِ صورت بھی بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ جہاں رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر نعمتیں بخشی تھیں وہاں انہیں حسنِ صورت کی نعمت بھی عنایت فرمائی تھی۔ آپؐ جیسا حسین و جمیل کوئی نہیں۔ حضرت حسانؓ ارشاد فرماتے ہیں :-

واحسن منک لم قط عینی　　واجمل منک لم تلد النساء

آپؐ کا حلیہ یہ تھا کہ آپؐ نہ تو بہت لانبے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے، رنگ گندمی تھا، پیشانی بلند اور چوڑی تھی، ابرو پیوستہ تھے، ناک لمبی اور نہایت خوشنما تھی، چہرۂ اقدس گوشت سے پُر تھا۔ دندان مبارک نہایت خوبصورت اور چمکدار تھے، سر مبارک بڑا تھا اور گردن مناسب حد تک دراز، سینہ چوڑا تھا، سر کے بال نیم گھونگھر یالے تھے۔ آنکھیں سُرمہ آلود تھیں۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ الغرض ہر لحاظ سے حسن و جمال میں بے نظیر تھے

مولوی محمد ظریف کشمیری

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر پیغمبر خاص قوم اور خاص مدت کے لئے بھیجا جاتا۔ اس لئے ایک وقت کے اندر دنیا میں کئی کئی نبی مبعوث ہوتے۔ لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص قوم کے لیے نبی بن کر تشریف نہیں لائے۔ بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے (خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی، ایرانی ہوں یا پاکستانی، ایشیائی ہوں یا افریقی) ہادی بن کر تشریف لائے ہیں اور قیامت تک کے لئے آپؐ ہی نبی ہیں۔ ارشاد ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی ہم نے تو آپؐ کو سب کے لئے ڈر سنانیوالا اور خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ مگر اکثر لوگ (جو دماغی طور پر جاہل اور نادان ہیں) اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا سب کے لئے ضروری ہے۔ جو آپؐ کی تابعداری کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ جو آپؐ کی تابعداری سے منہ موڑے گا وہ جہنم کی آگ میں جھونکا جائے گا۔ اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے نجات دے۔

مولوی عبدالرحیم سیالکوٹی

ثانی تیرا کوئی نہیں

محترم ساتھیو! ہم سب کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل و برتر ہیں۔ آپؐ ان صفات و کمالات سے متصف تھے جو اوروں میں موجود نہ تھیں۔ آپؐ ہی کو تمام دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا۔ آپؐ سے پہلے ہر نبیؑ خاص قوم کے لئے بھیجا جاتا۔ خاتم النبیین کا تاج آپؐ ہی کے سر پر رکھا گیا۔ رحمۃ للعالمین کا خطاب آپؐ ہی کو عطا ہوا۔ آپؐ کی امت تمام اُمم سے کثیر ہے۔ آپؐ کی اُمت میں جتنے علماء اور اولیاء ہیں، سابقہ امتوں میں اتنے نہ تھے حوضِ کوثر بھی آپؐ ہی کو ملا۔ قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب آپؐ ہی کو عطا کی گئی۔ آپؐ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا دوست ملا۔ آپؐ خلقِ عظیم کے مقام پر فائز ہیں۔ معراج بھی صرف آپؐ ہی کو کرائی گئی۔ معراج کی شب تمام انبیاء علیہم السلام نے آپؐ ہی کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپؐ کے معجزات بھی تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہیں۔ قیامت کے دن آپؐ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ آپؐ اور آپؐ کی امت کے لئے ساری زمین مسجد قرار دے دی گئی۔ غرضیکہ بہت سی ایسی صفات سے متصف تھے جو کسی کو میسّر نہ تھیں۔ سچ ہے ؎

گلستان میں جاکر ہر اک گل کو دیکھا　　نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے

دنیا و آ…

فلاح و بہبود…

محسنِ اعظمؐ کے ہر حکم کے…

—— حضرت مولانا سید حامد میا…

عزیز طالب علمو! سیرت النبی صلی اللہ…
سن کر مجھے بے حد مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ…
مشق جاری رکھیں۔ تقریر کا مواد بہتر اور…
کرنے سے ہمیشہ اجتناب کریں۔ حضرت مدنی…
جب صحیح روایات کی کمی نہیں تو ضعیف…
تقریر کے ساتھ ساتھ آپ تحریر…
زیادہ ضرورت ہے۔ آپ سے جتنا…
تاکہ آپ کے علم سے لوگ تحریراً…
طلبہ کے لئے نہایت ضروری…
علم کے مطابق عمل بھی ہو۔ اگر…
ہوں گے تو بلا مبالغہ خلقِ خدا…
اچھے اخلاق اختیار کرنے…
میں آیا ہے کہ اسے…

(باقی…)

...ـے دیگر است

...رت حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ خلیفۂ مجاز حضرت مدنیؒ منعقد ہوا۔ جلسہ ہذا میں
...ں کئے جاتے ہیں۔
مرتبہ: حبیب الرحمٰن اشرف

یوں تو لاکھوں جہاں میں حسیں ہیں مگر نہیں ثانی تیرا کوئی رشکِ قمر

آج ہم اسی افضل اکمل فخرِ رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے جمع ہیں۔ خدا ہمیں ان کی اتباع نصیب فرمائے۔ آمین!

حبیب الرحمٰن شاہ اشرف۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان

احسانِ الٰہی

حاضرینِ کرام! خداوند تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "خدا نے ایمان داروں پر یہ احسان کیا ہے کہ ان میں سے ایک والا قدر رسول مبعوث کیا۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی باتیں اگرچہ وہ (مومنین) پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

معزز سامعین! اللہ تعالےٰ نے آنکھ، کان، زبان، دماغ، ہاتھ، پاؤں، پانی، ہوا، پھل غرضیکہ بے شمار نعمتیں عنایت فرمائی ہیں۔ لیکن ان تمام انعامات سے افضل ترین انعام اور احسان اللہ تعالےٰ کا یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں ایسے رسولؐ کی امت ہونے کا شرف بخشا ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار اور دنیا بھر کے نبی ہیں۔ ارشاد ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یقیناً احسان کیا اللہ نے ایمان والوں پر کہ انہی میں سے ایک کو رسول مبعوث فرمایا۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ جو ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک فرماتے ہیں (شرک وغیرہ سے)—— آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کے دلوں کو ظلم و فساد، مکر و فریب، جھوٹ و دغا سے پاک فرما کر ایمان کے نور سے منور فرمایا۔ ان کو رحم و عدل اور صدق و محبت سے پُر فرمایا—— واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

مولوی شیر محمد۔ سرگودھا (نانڑی)

شفاعتِ کبریٰ کا تاج فخر المرسلینؐ کے سر پر ہے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ آپؐ کی برکت سے نہ صرف بے آرام انسانوں کو سکون میسر ہوا بلکہ حیوانات تک کو آپؐ کی برکت سے بے چینی اور دکھ درد سے آرام ملا۔ ایک دفعہ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک اونٹ آیا۔ اور حضورؐ کے آگے گردن جھکا دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ شکایت کرتا ہے کہ مجھ سے کام تو زیادہ لیا جاتا ہے اور کھانے کو کم دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اونٹ کے مالک کو اس طرح کرنے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک ہرنی کو بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آزاد کرایا تھا۔ گویا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حیوانات بھی مشکلات سے نجات پا لیتے تھے—— قیامت کے دن جب دنیا کے انسان اپنی اپنی فکر میں ہوں گے جب پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ جب کسی کو بھاگنے کا راستہ نہ ملے گا۔ اس دن سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی شفاعت نصیب فرمائے۔

مولوی بشیر احمد جھنگوی

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

آج کی مبارک مجلس میں میں محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چند ارشادات تلاوت کرنا چاہتا ہوں (۱) مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔ ترجمہ۔ جس کا یہ حال ہو کہ وہ جس سے محبت کرے اللہ کے لئے کرے جس سے بغض رکھے اللہ کے لئے رکھے، جسے کچھ دے اللہ کے لئے دے اور جس سے کچھ روکے اللہ کے لئے روکے تو اس نے اپنا دین کامل کر لیا (۲) لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس۔ ترجمہ: اللہ تعالےٰ اس پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (۳) لیس المؤمن الذی یشبع وجارہ جائع الیٰ جنبہ۔ (ترجمہ) وہ مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی فاقہ سے رہے (۴) ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار (ترجمہ) ایسا نہیں ہوگا کہ جس بندہ کے قدموں پر اللہ کے راستوں کی گرد پڑی ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ چھو سکے (۵) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے (۶) من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامہ (ترجمہ) جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے (۷) الجنۃ تحت اقدام الامہات (ترجمہ) جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے (۸) خیارکم خیارکم لنسائھم (ترجمہ) تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔

(مولوی وزیر محمد کشمیری)

...ہیں
...لبگاروں کو
...منے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیئے
...جب سرپرست جمعیۃ الطلباء——

...وسلم کے موضوع پر آپ کی شاندار تقریریں
...ے آپ کو مزید ترقی عنایت فرمائے۔ آپ اپنی
...ا اچھے ہونے چاہئیں۔ غلط روایات بیان
...اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ "ہمارے پاس
...بے سند روایات بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے"
...مشق بھی کریں۔ آج کل تحریر کی بہت
...ہ سکے ہر روز تحریر کی مشق کریں۔
...یراً دونوں طرح سے مستفید ہو سکیں۔
...ہ وہ اخلاقِ نبویہ کو اپنائیں۔ تاکہ
...اپنے ظاہر و باطن میں متبع سنت
...کے پاؤں دھونا فخر سمجھے گی
...کے لئے حدیث شریف
...خلقی کے باعث

اگر تو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا

استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث اوّل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ نے اپنی متعدد تحریرات میں ارشاد فرمایا ہے کہ انبیاء کرام کی نبوتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پرتو ہیں اور سب انبیاء کرام گویا بالواسطہ نبی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں (جس کے مضمون کی صحت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ نے اپنی تحریرات میں کی ہے) آتا ہے کہ اگر آپ کو باری تعالےٰ وجود نہ بخشتے تو آسمانوں کا وجود بھی

(باقی صفحہ ۱۲)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر: مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
تحریر: محمد عثمان غنی، بی، اے

(۷)

تو عرض میں یہ کر رہا تھا ـــــ کہ امام الانبیاء عالم انبیاء میں سیدالانبیاء ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضرت آدمؑ کے وجود میں بھی سیدالانبیاء ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضورؐ کو وہ خاص اختیارات عطا ہوئے جو کسی کو بھی نہیں عطا ہوئے ۔ یہ چاند جو آپ دیکھ رہے ہیں اس چاند کے ٹکڑے کس نے کئے ؟ نہ آدمؑ کر سکے نہ موسیٰؑ کر سکے ، نہ عیسیٰؑ کر سکے ، نہ نوحؑ کر سکے کوئی بھی نہیں کر سکا (علیہم الصلوٰۃ والتسلیم) سب نبیوں کے معجزات جو تھے وہ ارضی تھے ، زمین کے متعلق تھے نبیوں کے معجزات ہیں ، معجزات النبی برحق ۔ معجزہ نہ ہو تو فرق کا کیا پتہ چلتا ہے نبی اور غیر نبی میں ، پھر تو ہر ایک کہہ دے گا میں نبی ہوں ، کیونکہ میں نے میٹرک پاس کر لیا ہے پھر تو ہر کوئی نبی بنتا رہے ـــــ اگر معجزات نہ ہوں تو نبی اور غیر نبی میں فرق نہیں ہو سکتا ۔ نبیوں کے معجزے ارضی تھے ، لیکن امام الانبیاءؐ کے معجزات ارضی بھی ہیں سماوی بھی ہیں ۔ جبلِ اَبی قُبیس پر حضور تشریف فرما تھے مکہ مکرمہ میں ، چودھویں رات کا چاند تھا ، یہ سارے اکٹھے ہو گئے مکے کے مشرک ، اور کافر ۔ کہنے لگے " اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہتا ہے میں خدا کا نبی ہوں ، تب تیری بات مانیں گے کہ ... چاند کے دو ٹکڑے کر دے " فرمایا ۔ " اللہ نے چاہا تو ہو جائیں گے " حضورؐ نے انگلی سے اشارہ کیا ، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ قرآن مجید گواہی دیتا ہے ۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔ قیامت قریب آ گئی ، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ـــــ قیامت کیوں قریب آ گئی ؟ آخری نبی آ گیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ـــــ حضورؐ آخری نبی ہیں اللہ نے جو پیغام بھیجنا تھا وہ بھیج دیا ۔ قیامت آ گئی ۔ اب کوئی یہ کہہ دے آج کل تنقیدی مزاج بہت زیادہ ہو چکا ہے ۔ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ میرے بھائیو اور دوستو ! بڑے دکھ کی بات ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ دیکھئے دو راستے ہیں ـــ عمل ـــ اور اللہ سے معافی مانگنا ۔ تیسرا راستہ اسلام میں نہیں ہے ۔ اگر ہم نماز پڑھ سکتے ہیں ، قرآن پڑھ سکتے ہیں ، امام الانبیاءؐ کی سنت پر عمل کر سکتے ہیں ۔ الحمدللہ بہت اچھی بات ہے ۔ اگر نماز رہ گئی ، کوئی غلطی ہو گئی تو اللہ سے معافی مانگیں ۔ اللہ ! میں نے غلطی کی ، تو مجھے معاف کر دے ۔ بس ۔ تیسرا رستہ کہ اس میں تنقیدیں نکالیں کہ نمازیں پانچ کیوں ہیں ؟ تین کیوں نہیں ہیں ؟ زکوٰۃ چالیس میں کیوں ہے ؟ ساٹھ میں کیوں نہیں ہے ؟ روزے گرمی میں کیوں رکھتے ہیں ؟ سردی میں کیوں نہیں رکھتے ؟ یا فلاں حدیث میں کیڑے نکالو ۔ یہ صحابہ کرام سارا کام مکمل کر کے ہمارے سامنے پیش کر چکے ہیں ۔ آج امت مکلف ہے عمل کی ۔ جب امت کے اکابر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ، سیدنا خواجہ غریب النواز اجمیریؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جیسے بزرگانِ دین جنہوں نے اس دینِ قیم کو دینِ قیم سمجھا اور ان باتوں پر تنقید نہ کی ۔ اور آج ہم معمولی معمولی علوم والے ان پر تنقیدیں کرتے ہیں ۔

حضرت نانوتویؒ کا ذکر آ گیا ہے ۔ ایک واقعہ بھی سن لیجئے ۔ مجھ سے میرے ایک دوست نے کیمبل پور میں بیان فرمایا ۔ عالم ہیں اور وہ زندہ سلامت ہیں ۔ ان کا نام ہے مولوی خدابخش صاحب ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ خاص غلاموں میں سے ہیں ۔ ہمارے اس علاقے میں عالم باعمل ، روحانی اعتبار سے بڑی بلند ہستی ـــــ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں ، علم بھی ان کا بہت وسیع تھا اور روحانی مقامات بھی ان کے بہت بڑے وسیع تھے اور یہ ہمارے حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ صابریہ میں خلیفہ بھی ہیں ۔ اپنے ملفوظات میں حضرتؒ نے فرمایا ۔ جب میں مکہ مکرمہ گیا حج کے لئے ۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ہمارے سب کے سردار حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں مہاجر تھے آپ درس مثنوی شریف بھی دیا کرتے تھے ۔ حضرت پیر صاحب بھی درس میں بیٹھے اور کبھی درس بھی دیا ہو گا ایک دن اُن سے فرمایا کہ آپ ...... آپ خود لکھتے ہیں کہ میری طبیعت بڑی سیلانی قسم کی تھی ۔ میرا خیال تھا کہ میں حج کے بعد کہیں اور بھی جاؤں گا تو فرمایا ۔ کہ نہیں ۔ حج کے بعد فوراً واپس ہندوستان جاؤ ۔ وہاں ایک بہت بڑا فتنہ پھیلنے والا ہے ، اس فتنے کا تم دفاع کرو ۔ مقابلہ کرو ۔ اور اس کے بعد پھر ایک دن آپ نے مجھے طریقۂ صابریہ میں ... آپ لکھتے ہیں " آخر در طریقۂ صابریہ اکرام نمودند " ۔ طریقۂ صابریہ میں حضرت پیر صاحب کو خلافت دی ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ،

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں پیر صاحب کی کتاب سیف چشتیائی اور دوسری کتابوں کی تعریف فرمائی ہے ۔ ہمارے تمام اکابر حضرت پیر صاحب کا احترام فرماتے تھے ۔ حضرت رائپوری نور اللہ مرقدہ جو وقت کے بہت بڑے ہادی اور راہنما تھے ۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ جیسے اساطین امت کے ہاں وہ علمی اور روحانی اعتبار سے قابل قدر بزرگ تھے ۔

تو وہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ مولوی محمد قاسم کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟ (وہ پوچھنے والا کسی اور غرض سے آیا تھا) حضرت نے جواب نہیں دیا ۔ دوبارہ پوچھا تو پھر آپ خاموش ہو گئے ۔ تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ آپ فرمانے

(باقی صـ۱۶ پر)

محمد شفیع عمرالدین (خیرپور)

دنیاوی زندگی کے دھوکے سے بچو

حضرت سیّدنا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:-

"میں ڈرتا ہوں کہ میرے نیک سیرت دوست کہیں اس کمینی دنیا کی جھوٹی خوبیوں پر، جو ظاہر میں تر و تازگی اور مٹھاس رکھتی ہیں، بچوں کی طرح فریفتہ نہ ہو جائیں اور شیطان لعین کے بہکانے سے کہیں مباح سے مشتبہ اور مشتبہ سے حرام کی طرف نہ جھک جائیں، اور اپنے مالک جل شانہٗ سے خجل اور شرمندہ نہ ہوں اور توبہ کرنے اور رجوع الی اللہ میں ثابت قدم رہنا چاہیے اور ممنوعاتِ شرعیہ کو زہر قاتل سمجھنا چاہیے"۔

مکتوب ۲۹ دفتر دوم

ہماری غفلت کے پردے چاک کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا:-

۱- یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وقفۃ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللہِ الْغَرُوْرُ ٥ (فاطر آیت ۵)

ترجمہ: اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ باز دھوکہ نہ دے۔

حاشیہ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

اے لوگو! قیامت کا وعدہ سچا ہے ساز و سامانِ دنیا اور شیطان لعین تمہیں بہکا نہ دے۔

۲- یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا ط اِنَّ وَعْدَ اللہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وقفۃ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللہِ الْغَرُوْرُ ٥ (لقمٰن ۳۳)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر دنیا کی زندگانی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ دغا باز تمہیں اللہ سے دھوکہ میں رکھیں۔

لہٰذا بندگانِ خدا کو چاہیے کہ دنیاوی زندگی کی ظاہرًا تر و تازگی اور آراستگی اور شیطان لعین کے بہکاوے میں آ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں ورنہ قیامت کے دن سوائے اقرار کے کوئی چارہ نظر نہ آئے گا۔

قیامت کے دن اقرار کرنا

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ط قَالُوْا شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ٥ (الانعام آیت ۱۳۰)

ترجمہ: اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے تھے۔ کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں۔ اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا ہے اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

دوزخ کا ٹھکانا

جو دنیاوی زندگی کے دھوکے میں آ جائیں گے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے:-

وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ٥ ذٰلِکُمْ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللہِ ھُزُوًا وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ج فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْھَا وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ٥ (الجاثیہ - آیت ۳۴ - ۳۵)

ترجمہ: اور کہا جائے گا آج ہم تمہیں فراموش کر دیں گے۔ جیسا تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو فراموش کر دیا تھا۔ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ کی آیتوں کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ پس آج وہ اس سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ ان سے توبہ طلب کی جائے گی۔

جنّت کی نعمتوں سے محرومی

جن بدنصیبوں نے غلط رویّہ اختیار کیا اور جنہوں نے دنیاوی زندگی کی قدر نہ کی اور ایمان لا کر اعمالِ صالح بجا لانے میں کوتاہی کی اور اوامر اور نواہی کو اپنا دستور العمل نہ بنایا انہیں دوزخ میں جانے کے بعد مایوسی ہی مایوسی کا سامنا ہو گا۔

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللہُ ط قَالُوْٓا اِنَّ اللہَ حَرَّمَھُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ٥ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَھْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ج فَالْیَوْمَ نَنْسٰھُمْ کَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِھِمْ ھٰذَا لا وَمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ٥ (الاعراف آیت ۵۰-۵۱)

ترجمہ: اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی بہا دو یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔ کہیں گے اللہ نے ان دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔ جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا۔ اور دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

بے دینوں سے علیحدگی

حاصل کلام بے دینوں سے علیحدگی اختیار کرنے ہی میں سلامتی نظر آتی ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تمام وعظوں کا خلاصہ اور جملہ نصیحتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ میل جول اور تعلق ہمیشہ دینداروں اور شریعت کی پابندی کرنے والوں کے ساتھ رکھیں۔

دینداری اور شریعت کی پابندی اس بات پر مدار رکھتی ہے کہ اپنا تعلق حق پرست جماعت اہلسنت والجماعت کے ساتھ رکھیں کیونکہ سب اسلامی فرقوں میں یہی اہلسنت والجماعت کا فرقہ نجات پانے والا ہے۔ ان بزرگوں کی پیروی کے بغیر نجات ناممکن ہے اور ان حضرات کے مسلک کی تابعداری کے بغیر آخرت کی کامیابی کے دروازے بند ہیں۔ عقلی، نقلی اور کشفی دلیلیں اس حقیقت پر گواہ ہیں اور ان میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں ہے اگر اس بات کا پتہ چل جائے کہ کوئی شخص ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ان بزرگوں کے سیدھے راستے سے ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو ہلاک کرنے والا زہر سمجھنا چاہیئے اور اس کی مجلس کو سانپ کا زہر جاننا چاہیئے۔"

(از مکتوب ۲۱۳۔ دفتر اوّل)

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۷۰)

ترجمہ: اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے اور انہیں قرآن سے نصیحت کر تاکہ کوئی اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دیگا تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کئے میں گرفتار ہوئے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا۔ اور ان کے لئے کفر کے بدلہ میں دردناک عذاب ہوگا۔

حاشیہ حضرت شیخ التفسیر رح

جو لوگ قرآن حکیم کو دستور العمل نہیں بناتے اور اپنا دین و مسلک کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے ان سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ہاں دلالت علی الخیر کرتے رہنا چاہیئے اور نیکی کی راہ سمجھانے سے باز نہیں آنا چاہیئے۔

کافروں کے دھوکہ سے بچو

۱۔ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۶-۱۹۷)

ترجمہ: تجھ کو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکہ نہ دے۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۲۔ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ (المومن۔ آیت ۴)

ترجمہ: اللہ کی آیتوں میں نہیں جھگڑتے مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔ پس ان کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکہ نہ دے

حاشیہ حضرت شیخ التفسیر رح

یعنی کافر آیت الٰہی میں جھگڑتے ہیں۔ ان کی تباہی یقینی ہے۔ چند روزہ مہلت سے آپ کو غلط فہمی نہ ہو۔

جب ان کی تباہی کا وقت آگیا تو یہ دنیاوی ساز و سامان اور کر و فر دھرے کا دھرا رہ جائے گا۔ اور کافر جو دنیاوی زندگی کے فریب میں آگئے ہیں۔ عذابِ الٰہی کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝

(الملک آیت ۲۰)

ترجمہ: بھلا وہ تمہارا کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا؟ کچھ نہیں۔ کافر تو دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

آخرت میں نور اور جنت

مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آخرت میں نور اور جنت نصیب ہوگی۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(الحدید آیت ۱۲)

ترجمہ: جس دن آپ ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہوگا۔ تمہیں آج ایسے باغوں کی خوشخبری ہے کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔

(اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

منافقوں کی محرومی

اس دن منافق مرد و منافق عورتوں کے لئے نور نہ ہوگا۔ اور دوزخ ان کا ٹھکانہ ہوگا۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ (الحدید آیت ۱۳)

ترجمہ: جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ان سے کہیں گے جو ایمان لائے ہیں کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی لے لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹ جاؤ۔ پھر روشنی تلاش کرو۔ پس اُن کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی۔ جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر تو رحمت ہوگی۔ اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

(اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

منافقوں کی محرومی کی وجوہات

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

(الحدید آیت ۱۴)

ترجمہ: وہ انہیں پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے اپنے آپ کو

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

بقیہ: شذرہ

خلاصہ یہ ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک سکیم تیار کی ہے جو ابھی ٹرسٹ کی منظوری کے لئے پیش ہی کی جا رہی ہے جس کی اطلاع ہمیں ایک چھٹی کے ذریعہ دی گئی ہے۔ آپ نے کہا یہ سب کچھ گورنر مغربی پاکستان اور صوبائی وزیر بلدیات کی کوششوں کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آپ نے فرمایا لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے پاکستان کلاتھ مارکیٹ کی انتظامیہ کو سڑک پر مارکیٹ کی عمارت بنانے کی اجازت دے کر دروازہ شیرانوالہ، فاروق گنج اور گرد و نواح کے لاکھوں باشندوں کو دروازہ شیرانوالہ سے چوک پرانی کوتوالی کو ملانے والی قدیمی شارع عام سے محروم کر دیا۔ اور اس کے متبادل سڑک کا کوئی بھی انتظام نہ کیا۔ جس کی وجہ سے عوام پانچ چھ برس سے بے حد مصیبتوں، پریشانیوں، مالی اور جانی اذیتوں اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہوا ہے۔

آپ نے کہا ظاہر ہے کہ جن حکام نے بعض انجانی مصلحتوں کی بناء پر یہ انسانیت سوز کھیل کھیلا اور لوگوں کو بلا وجہ مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا کیا ان کے خلاف ہر حال میں تحقیقات ہونی چاہئے اور ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ عوام اس سلسلہ میں متواتر تین سال سے واویلا کر رہے ہیں۔ اور اس مرتبہ عوام کے اس مطالبہ کی صدائے بازگشت مغربی پاکستان کی اسمبلی میں بھی سنی گئی ہے۔ چنانچہ حکومت نے تسلیم کر لیا ہے کہ عوام کی شکایتیں بجا ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ٹرسٹ ضروری کارروائی کر رہا ہے۔ مولانا نے اس پر خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کہیں عملی کارروائی میں اتنی مدت نہ صرف ہو جائے کہ یہ ضرب المثل صادق آئے۔

"تا تریاق از عراق آمدہ شود مار گزیدہ مردہ شود"

مولانا نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس سڑک کی فوری تعمیر علاقہ کا اہم ترین اور انتہائی ضروری تقاضا ہے جس میں ذرہ برابر تاخیر لوگوں کے جان و مال سے کھیلنے کے مترادف ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم بارہا حکومت کی توجہ اس طرف دلا چکے ہیں۔ کہ مارکیٹ کی تعمیر سے اس کی شمال مشرقی دیوار ایک فرسودہ مکان کے ساتھ کچھ اس طرح جا ٹکرائی ہے کہ ان دونوں عمارتوں کے درمیان قدرتی طور پر ایک قد آدم کھڈا یا سوراخ بچ رہا ہے۔ جو مشکل سے دو فٹ چوڑا ہے اور پیدل چلنے والے عوام اسے بحالت مجبوری اپنی آمدورفت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جگہ اس قابل نہیں کہ پیدل چلنے والے عوام یہاں سے بآسانی گزر سکیں یہ جگہ اس قدر تنگ ہے۔ کہ یہاں سے بیک وقت بمشکل تمام صرف ایک دبلا پتلا آدمی تن تنہا گزر سکتا ہے۔ پھر یہ جگہ تنگ و تاریک ہونے کے علاوہ اس قدر ناہموار اور ڈھلوان ہے۔ کہ لوگ یہاں سے گزرتے ہوئے پھسل پڑتے ہیں اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں تو یہاں ایک تاجر حاجی شیخ سردار محمد اس جگہ سے گزرتے ہوئے گر کر شدید زخمی ہو گیا۔ اور چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہ کر اسی حادثہ سے ہلاک ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس جگہ روشنی کا بھی کوئی انتظام نہیں رات کے اندھیرے میں یہاں اکثر لوٹ مار کے واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ عورتوں کو چھیڑ چھاڑ کے واقعات بھی سننے میں آتے رہتے ہیں۔ بارش اور رات کے اندھیرے میں یہ جگہ اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ مزید برآں مارکیٹ کے غیر آباد ہونے اور سڑک کی عدم موجودگی کے باعث اس حصہ میں مختلف قسم کے جرائم پرورش پا رہے ہیں۔ اور اس طرح مارکیٹ کی غیر آبادی جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔

آخر میں مولانا نے ایک مرتبہ پھر عوام کی طرف سے جنرل محمد موسیٰ گورنر مغربی پاکستان اور صوبائی وزیر بلدیات میاں محمد یاسین خاں وٹو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ ذاتی مداخلت فرما کر لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو سڑک کی فوری تعمیر کی ہدایت فرمائیں اور دکھی انسانوں کی دعائیں لیں۔ اس موقع پر چند قراردادیں بھی پیش کی گئیں جو متفقہ طور پر پاس کی گئیں جنہیں ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

قراردادیں

۱۔ جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور کا یہ عظیم الشان اجتماع سب سے پہلے عزت مآب جنرل محمد موسیٰ گورنر مغربی پاکستان اور صوبائی وزیر بلدیات میاں محمد یاسین خاں وٹو کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ جن کی کوششوں اور توجہ سے شیرانوالہ گیٹ اور اس کے نواح کے محلوں کے لاکھوں باشندوں کا یہ جائز اور دیرینہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کلاتھ مارکیٹ کی تعمیر کے نتیجے میں معدوم ہونے والی قدیمی شاہراہ کے متبادل نئی لنک روڈ تعمیر کر دی جائیگی چنانچہ ہمیں سرکاری طور پر جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق اس سلسلہ میں امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک منصوبہ تیار کر لیا ہے اور اسے منظوری کے لئے ٹرسٹ کے روبرو پیش کیا جا رہا ہے۔

۲۔ اس میں شک نہیں کہ نئی سڑک کی تعمیر کا سرکاری منصوبہ اور اس کا منظوری کے لئے پیش ہونا شیرانوالہ گیٹ اور اس کے قرب و جوار کے لاکھوں باشندوں کے لئے نیک فال ہے۔ لیکن اس سڑک کی فوری بحالی وقت کا اہم ترین تقاضا اور لاکھوں افراد کے دکھوں، مشکلات اور مالی و جانی نقصانات کا مداوا ہے۔ جس کی اہمیت سے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ میونسپل کارپوریشن اور حکومت مغربی پاکستان کو متعدد بار پوری طرح باخبر کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اس کی اہمیت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ مسئلہ جس قدر فوری توجہ کا مستحق تھا۔ اور اسے جتنی جلدی عملی جامہ پہنانا چاہئے تھا متعلقہ حکام نے اس سلسلہ میں اتنی ہی تاخیر غفلت اور کوتاہی برتی ہے۔ لہذا حکومت مغربی پاکستان اور صوبے کے نیک دل گورنر سے درخواست ہے۔ کہ وہ ٹرسٹ کو ذاتی طور پر متوجہ کریں۔ اور اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں جلد از جلد کارروائی کی ہدایت فرمائیں۔

۳۔ یہ عظیم اجتماع حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ جو لوگ اس منصوبے کے تحت متاثر ہوں۔ ان کے حقوق کی پوری طرح نگہداشت کی جائے۔

۴۔ یہ عظیم اجتماع حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان متعلقہ حکام کے خلاف مکمل تحقیقات کے احکام صادر فرمائے جنہوں نے کسی سکینڈل کے تحت خلاف قانون اقدام کر کے دروازہ شیرانوالہ سے چوک پرانی کوتوالی کی قدیمی شارع عام پر کسی متبادل انتظام کئے بغیر مارکیٹ کی تعمیر کی اجازت دے کر ملکی دستور کی خلاف ورزی کی۔ اور اس علاقہ کے لاکھوں باشندوں کو بنیادی سہولتوں اور حقوق سے محروم کیا ۴

۴۔ جو انہیں صدیوں سے حاصل تھے۔ اور اسی طرح عوام کے لئے گوناں گوں مشکلات اور پریشانیوں کا باعث

حاکم الدین افتخار بلڈنگ ۹۶۴/۴ اندرون دروازہ شیرانوالہ لاہور

بقیہ: مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ

اتنا ثواب ملتا ہے کہ جیسے وہ دن بھر روزہ سے رہتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔ باری تعالیٰ نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (آپ یقیناً بہت بڑے اخلاق پر پیدا کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع نصیب فرمائے۔ اور قیامت میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

بقیہ: دنیاوی زندگی کے ...

فتنہ میں ڈالا۔ اور راہ دیکھتے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمہیں آرزوؤں نے دھوکہ دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا۔ اور تمہیں اللہ کے بارے میں شیطان نے دھوکہ دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفس اور شیطان کے دھوکے سے بچائے۔ اور صحیح بصیرت عطا فرمائے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۶۴)

اور شیطان کے وعدے بھی محض فریب ہی تو ہیں۔

بقیہ: سیرت النبیؐ

ہیں (پیر صاحب!) تم مجھ سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے متعلق پوچھتے ہو؟ اس نے کہا۔ جی ہاں انہی کے متعلق۔ جواب سن لیجئے۔ فرمایا کہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اللہ تعالیٰ کی صفتِ علیم کے مظہر اتم تھے — آج ہم نے چھوٹی چھوٹی باتیں کھڑی کر لی ہیں اپنے حلوے مانڈوں کے لئے ورنہ اکابر؟ سارے ایک تھے۔ میں اختلاف ہو سکتا ہے جزئیات میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو پڑھتا ہے۔ اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے۔ محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایمان ہے وہ سب آپس میں بھائی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی اسی کا نام۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: اداریہ

ہو جائیں گے جو ۱۹۴۸ء میں اپنے گھروں میں آباد تھے — اور انہیں ڈوگرہ شاہی نے ترک وطن پر مجبور کر دیا تھا۔! ان کے حقوق کے تحفظ کا تقاضا وہی ہے جو حکومت پاکستان کا مؤقف ہے کہ کشمیر ان کشمیریوں کا ہے جو وہاں آباد تھے اور وہی اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

کسی بھی مقدس نام پر کرائے کے باشندے باہر سے لا کر آباد کر دینے کا اقدام اصلی باشندوں کے ساتھ صریح ظلم کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے؟ —

کیا کوئی صحیح الدماغ انسان بھارت کو یہ حق دے سکتا ہے کہ وہ بھارتی باشندوں کی ایک کثیر تعداد کشمیر میں لا کر آباد کر دے اور اس مقدس نام پر کشمیر کو ہتھیانے کی سعی کرے؟

یہی صورتِ حال فلسطین کی ہے وہاں کے عرب باشندوں کو اپنے گھروں سے نکال کر اور جلا وطن کر کے امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور دوسرے ممالک سے یہودیوں کو لا کر آباد کر دینے سے نووارد لوگ اس سرزمین کے نہ تو اصلی مالک بن سکتے ہیں اور نہ ہی وہ عرب کہلانے کے حقدار ہو سکتے ہیں —

بہرحال وہ آبادکار ہیں عرب نہیں اور ان لوگوں سے نجات پانے اور عرب علاقے سے انہیں نکال باہر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خطۂ عرب میں پہلے سے آباد اقلیتوں کا بھی تعاون حاصل کیا جائے جو خود اپنے مقام پر ان "یہودی سفاکوں" کے ستائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ

اسی بناء پر صدر ناصر مسئلہ فلسطین حل کرنے کے لئے "عرب عربوں کا ہے" کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔

اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔! جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی غیر دانشمندانہ اور عاقبت نااندیشانہ اقدام زبردست خطرات کا موجب بھی بن سکتا ہے —! (باقی آئندہ)

مرکزی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۷ ر ۸ ر اگست ۱۹۶۷ء کو ملتان میں منعقد ہو رہا ہے۔ مغربی پاکستان کے تمام ڈویژنوں اور اضلاع سے منتخب شدہ نمائندگان شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس میں مرکزی عہدہ داران کا سہ سالہ انتخاب عمل میں آئیگا نیز دیگر جماعتی، تنظیمی اور ملکی و ملی امور زیر غور آئینگے

(احمد حسین کمال۔ آفس سیکرٹری مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

سہ روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۹ ر ۲۰ ر ۲۱ ر ربیع الثانی ۲۸ ر ۲۹ ر ۳۰ ر جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار، بمقام کمیٹی باغ سمندری میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا عبدالشکور دین پوری۔ مولانا محمد شریف مولانا تاج محمود۔ مولانا حبیب اللہ ساہیوال مولانا عبدالرحیم اشعر اور دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔ (محمد علی جانباز سمندری)

محمد عبداللہ بن ملاں متوجہ ہوں

آپ کے والدین بہت پریشان ہیں۔ جہاں بھی ہو جلد از جلد گھر پہنچ جاؤ۔ مدارس عربیہ میں اگر کسی مدرسہ میں یہ لڑکا داخل ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیویں مہربانی ہو گی۔

محمد امین جامعہ مسجد مینار والی غلہ منڈی روڈ منٹگمری

بقیہ:- مجلس ذکر

سنایا کہ میں ٹرکی بذریعہ ریل جا رہا تھا میں سمجھتا تھا۔ کہ وہاں کے لوگ مرتد ہوگئے ہیں، ڈاڑھیاں منڈا دی ہیں۔ طور طریق سب یورپین ہیں۔ کہنے لگے کہ راستے میں ریل کے ڈبے میں چھوٹے چھوٹے بچے آتے اور ہماری ڈاڑھیوں کو چومتے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ آخر میں نے ایک شخص سے سوال کیا یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے کہ اگرچہ آج جدّت پسندی کا دور ہے۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے۔ کہ یہاں اسلام اہل اللہ کی خدمات سے آیا تھا اور اس کے نقش مٹ نہیں سکتے۔ اگر کسی نے حکومت کے بل پر یہاں اسلام پھیلایا ہوتا تو کبھی کا مٹ چکا ہوتا یہ اہل اللہ صوفیاء کرام کی خدمات ہیں۔ جنہوں نے تالیف قلوب سے اسلام کا بیج بہت گہرا گاڑا اگرچہ حکماً انہوں نے ڈاڑھیاں منڈا دیں۔ اور پردے اتر گئے لیکن ابھی تک ان کے پرانے لوگوں کے دلوں میں اہل اللہ کی توقیر ہے۔ جب آپ لوگ یہاں آئے تو ان نوعمر بچوں کی بڑی بوڑھیوں نے حکم دیا۔ کہ جاؤ ان اہل اللہ کی ڈاڑھیوں پر بوسہ دو۔

حضرتؒ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

دم بدم گر شود لباس بدل
مردِ صاحب لباس را چہ خلل

لباس اور عقاید کی بات اور ہے، جتنا بھی سنت کے مطابق لباس ہو بہتر ہے۔ لیکن اصل دارومدار باطن کی اصلاح پر ہے۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک پورے کافر کی تصویر اسلامی وضع قطع میں میرے سامنے لے آؤ۔ اور اسی طرح ایک پکے مومن کی تصویر کافر کا لباس پہنا کر بنوا لاؤ، میں انشاء اللہ ظاہری لباس دیکھ کر بتا دوں گا کہ فلاں کافر ہے اور فلاں مومن ہے۔ فرمایا کرتے تھے یہ غیب دانی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے اپنے شیوخ کے پاؤں کی مٹی کا سرمہ آنکھوں میں لگایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ بصیرت کی آنکھیں عطا فرما دیں۔ حدیث میں بھی آتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر کسی کو ڈانٹا نہیں ڈپٹا نہیں۔ فرماتے تھے کہ اگر میرے کہنے سے بدلا تو کیا بدلا لیکن کوئی نہیں جو یہاں آکر بدلا نہیں پہلے اندر بدلا پھر باہر بھی بدل گیا۔

ایک چڑیا کا واقعہ ہے۔ کہ کسی شکاری نے اس کے نر کو شکار کر لیا تو اس نے شکایت کی۔ شکاری کو بلایا گیا۔ تو اس نے کہا کہ شکار میں نے درست کیا ہے۔ چڑیا نے کہا۔ اس نے دھوکہ دے کر شکار کیا ہے۔ یا تو یہ شکاری کی طرح آتا تو پھر ہم بھی چوکنا ہو جاتے۔ اس نے تو ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلا ہے۔ یا تو اسے کہئے کہ یہ اپنی شکل بدل لے یا پھر عمل بدلے۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ باہر مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ اور اندر جا کر کہتے ہیں۔ کہ ہم محمڈن لاء پر عمل نہیں کریں گے۔ پہلے عقیدہ، پھر عمل۔ کل تک ہر گھر سے نماز فجر کے بعد قرآن کی آواز آتی تھی۔ آج "امروز" "ڈان" اور "انجام" ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں امام ابو حنیفہؒ کا مقلد بنایا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا متبع بنایا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کا قول ہے۔ کہ اپنے گھروں کو اللہ کے نام سے آباد رکھو۔ حضرت مسیحؑ نے تو مردہ لوگوں کو زندہ کیا تھا۔ مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ اسی طرح ہمارے حضرتؒ نے بھی۔ لاکھوں مردہ دل زندہ کر دیئے۔

گزشتہ دنوں انگلستان کی ایک خاتون جو راؤ شمشیر علی خاں کی اہلیہ ہے۔ اور نو مسلمہ ہے، ہمارے ہاں آئی ہوئی تھی اس بچاری نے ذرا سا بھی جسم کا کوئی حصہ ننگا نہیں کیا۔ باہر جانے کے لئے برقعہ تک اوڑھتی رہی اور اسلام کی والہ شیدا ہے۔ اس کے ماں باپ کافر ہیں۔ اور آخر تک کہتی رہی کہ ان کے لئے ایمان کی دعا کریں۔ راؤ صاحب وہاں پر تبلیغ اسلام کے لئے مولانا لال حسین اختر کو بھی ساتھ لے گئے ہیں مجلس ذکر کے احباب کے لئے پیغام دے گئی تھی۔ کہ میرے لئے ایمان کامل کی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ آپ کے بچے کو خدانخواستہ ذرا سا درد سر ہو تو اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاتے ہیں یا ڈاکٹر کو بلاتے ہیں۔ مگر ایمان جا رہا ہو تو پرواہ نہیں کرتے حالانکہ ہمیں تو سَابِقُوا فِی الْخَیْرَاتِ کا درس دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَہْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم ۶) اپنی اولاد کو صدقہ جاریہ بناؤ۔ اگر ان کو دنیاوی تعلیم دلوائی اور دین کی راہ نہ دکھائی تو مقدمہ بنا بنایا ہے۔ یہی اولاد کل بھرے دربار میں کہہ دے گی۔ کہ اے اللہ ان کو ہم سے پہلے جہنم میں بھیج اور دوگنی سزا دے کہ انہی نے ہمیں دین سے بے بہرہ رکھا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جہاں وعظ کرتے تھے۔ سینکڑوں یہودی اور عیسائی کلمہ پڑھ لیتے تھے۔ حضرت علی ہجویریؒ کا بھی یہی حال تھا کہ لوگ ان کی شکل دیکھ کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اور ایک طرف ہمارا معاملہ ہے۔ کہ مسلمان بھی ہمارا عمل دیکھ کر ہم سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے۔ کہ تصوف سارے عیوب کو دھو ڈالتا ہے۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ جو تصوف خلاف قرآن وسنت ہے۔ وہ گمراہی ہے۔ اہل اللہ نے ہمیں یہی سکھایا ہم ان اللہ والے بزرگوں کے قدردان ہیں جو اصلاح خلق اللہ کی فکر لئے پھرتے ہیں اور ہم ان بہروپیوں کو پرکاہ بھی اہمیت نہیں دیتے جو لمبے لمبے کرتے پہن کر ناچ کود کر اور قبروں پر خلق خدا کو سجدہ ریز کر کے اپنی مطلب براری کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین کی صحیح سمجھ نصیب فرمائیں آمین

اسلامیہ مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک پر ۱۹۶۲ء میں ایک طویلہ کی رجسٹری ہونے پر ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی گئی جس میں کتاب وسنت کی نشرواشاعت کا کام شروع ہوگیا اور یوں اس ادارہ کو انجمن خدام الدین کی پہلی شاخ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ جنوری ۱۹۶۴ء میں مسجد کے ساتھ ملحقہ حویلی کی رجسٹری جامع شریعت وطریقت جانشین حضرت شیخ التفسیر کے نام مبارک پر کرائی گئی۔ اب اس حویلی میں اسلامیہ مڈل سکول کی عمارت کے کمرے تیار ہو رہے ہیں۔ ہر مسلمان خاص طور پر جماعت کے متمول حضرات اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

احقر لال دین ناظم اسلامیہ مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

بقیہ:۔ صـ ۱۹ ـ سے آگے

پیٹ بھر کھا لیا۔ خود بھوکے رہے صبح کو مدنی سرکار نے فرمایا کہ تمہاری گزشتہ رات والی ادا اللہ کو بہت پسند آئی یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَه خود تنگ دست ہونے کے باوجود دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں (درمنثور) آقا کا گزر جماعت صحابہ پر ہوتا ہے۔ جو کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں فرمایا موت کو یاد کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی قبر پر کوئی دن نہیں گزرتا جب یہ آواز نہیں آتی کہ ہیں بیگانگی کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں۔ مٹی کا گھر ہوں۔ کیڑوں کا گھر ہوں جب مومن اس کے سپرد ہوتا ہے۔ تو وہ اسے خوش آمدید کہتے ہوئے حد نظر تک وسیع ہو جاتی ہے اور جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جس سے خوشبودار ہوا آتی ہے۔ اور جب بدکردار اس کے سپرد ہوتا ہے۔ تو وہ اسے بھینچتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں۔ اس پر ستر اژدہا ایسے مسلط ہوتے ہیں۔ کہ ایک کی پھنکار سے دنیا کا سبزہ ختم ہو جائے۔ یہ ستر اژدہا اس پر قیامت تک مسلط رہیں گے اور ڈستے رہیں گے پھر فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

آقا کی نصیحت رنگ لائی قبر کے ڈر سے روتے ہیں ہچکیاں بندھ جاتی ہیں ڈاڑھیاں تر ہو جاتی ہیں۔ راتیں مصلی پر دن گھوڑے کی کمر پر رضی اللہ عنہم اور اس خدا خوفی انابت ورجوع الی اللہ توکل علی اللہ اور شوق شہادت کا ثمرہ دنیا میں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جدھر کا رخ کیا۔ ادھر فاتح بن کر گئے۔ دنیا میں حکومت کی اخلاق کا سکہ جمایا ان کا رعب قیصر وکسریٰ پر چھا گیا۔ انہوں نے سب کچھ راہ خدا میں لٹا دیا اللہ کی زمین نے اپنے خزانے ان کے لئے اگل دیئے۔ یہ ثمرہ تھا سید دو عالم کی تربیت وصحبت کا۔

مسلمان انہی قدسی صفات بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی بگڑی بنا سکتا ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ حضور اور حضور کے جاں نثار ساتھیوں کا راستہ چھوڑ کر کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

ضرورت ہے کہ سید دو عالم نے جن قدسیوں کو پاسبان حرم بنایا تھا۔ ان کا راستہ اپنائیں۔ ان پر کیچڑ نہ اچھالیں۔ اگر ان پاک ہستیوں کا دامن داغدار ہو جائے تو صاحب سیرت کی سیرت سازی کا پہلو ناقص رہ جاتا ہے اور جب ایک ناقص رہ گیا تو باقی کا کیا اعتبار؟ حق تعالے شانہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

تبلیغی کانفرنس

مورخہ ۲۸ر ۲۹ر ۳۰ر جولائی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جامعہ محمدی جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا علامہ دوست محمد قریشی، مولانا ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا عبدالغفار آزاد بہاول پور۔ مولانا عطاء اللہ بغدادی لاہور، مولانا ضیاء القاسمی لائلپور مولانا محمد سلیمان طارق خانیوال، شاعر حریت سید امین گیلانی اور کئی دیگر نامور علماء خطاب فرمائیں گے۔

(مولانا) عبدالحی خطیب جامع محمدی جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان

درس قرآن مجید

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۲۲ر جولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامعہ مسجد اہلسنت والجماعت پرانا دھرم پورہ نزد چاک فیکٹری درس قرآن مجید دیں گے۔

محمد ابراہیم ناظم

محمد سعید الرحمٰن علوی خطیب حضرو ضلع کیمل پور

صاحب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سازی

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے کئی پہلو ہیں۔ مکی مدنی زندگی کے علاوہ نبوی غیر نبوی زندگی پھر ایک باپ خاوند رشتہ دار دوست امام خطیب واعظ داعی مبلغ قائد جنگ مہاجر مدینہ فاتح وغیرہ کی حیثیت سے بیسیوں پہلو ہیں۔ جن پر تفصیل سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔ آج کی صحبت میں آقا کی سیرت سازی کے عنوان پر سطور ذیل قلم بند کر رہا ہوں یعنی آقا و مولا فداہ روحی وجسدی، نے جو جماعت تیار کی اس کے اخلاق واعمال اور سیرت و کردار کا نقشہ! اس عنوان کو اس لئے بھی منتخب کیا گیا۔ کہ آج کے دور پر فتن میں شہ سوار ان قلم اس مقدس جماعت کے دامن اطہر کو داغدار کرنے کی سعی مذموم میں منہمک ومشغول ہیں۔ اگرچہ اس طریق سے ان قدسی صفات مردان خدا کے مقام و مرتبہ میں کوئی کمی نہیں آتی لیکن پھر بھی سادہ لوح بھائیوں کے لئے دفع شر کے طور پر اس سلسلہ میں سعی و جہد انتہائی ضروری ہے۔

یاد رہے کہ سید دو عالم صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے جو جماعت تیار کی اسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام کی زندگی خوف خدا، انابت ورجوع الی اللہ، اطاعت ومحبت رسول اللہ، انفاق فی سبیل اللہ اور غمخواری مسلم کا ایک جیتا جاگتا نمونہ ہے۔

جماعت انبیاء کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ باجماع اہل سنت افضل ہیں۔ ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔ اس لئے کہ خود آقا نے اس کی بشارت دی اور فرمایا کہ صدیق کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا۔ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس قدر بلند مقام ہونے کے باوجود خوف خدا کی یہ کیفیت تھی۔ کہ فرمایا کرتے تھے۔ کاش میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا کبھی فرماتے کاش میں کوئی گھاس ہوتا کہ جانور اس کو کھا لیتے کبھی فرماتے کاش میں کسی مومن کے بدن کا بال ہوتا ایک مرتبہ ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک جانور کو بیٹھا ہوا دیکھ کر ٹھنڈا سانس بھرا اور فرمایا۔ کہ تو کس قدر لطف میں ہے۔ کہ کھاتا ہے پیتا ہے۔ درختوں کے سائے میں پھرتا ہے اور آخرت میں تجھ پر کوئی حساب کتاب نہیں کاش ابوبکر تجھ جیسا ہوتا۔ تاریخ الخلفا

سیدنا فاروق اعظم کی شخصیت سے کون ناواقف ہے۔ اسلام کا وہ عظیم فرزند جس کے نام سے سامراجی طاقتیں آج بھی گھبراتی ہیں۔ جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد منصب نبوت کی سعادت وعظمت اگر کسی کو نصیب ہوتی تو حضرت عمر کو۔ بایں ہمہ خوف خدا کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ایک مرتبہ کسی کام میں مشغول تھے۔ کہ ایک شخص نے آکر فریاد کی۔ کہ فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ بدلہ دلوا دیں۔ آپ نے اسے درہ دے مارا اور فرمایا جب عدالت کا کام کرتا ہوں تو آتے نہیں اور جب دوسرے کاموں میں مشغول ہوتا ہوں تو بدلہ لینے آجاتے ہو۔ وہ شخص پلٹ گیا پھر اسے بلوایا اور درہ دے کر فرمایا۔ کہ پہلے مجھ سے بدلہ لو اس نے کہا میں نے خدا کے لئے معاف کیا آپ اندر گئے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا اے عمرؓ تو کمینہ تھا اللہ نے تجھے اونچا کیا تو گمراہ تھا اس نے تجھے ہدایت دی۔ تو رذیل تھا اس نے تجھے باعزت بنایا۔ پھر لوگوں کا بادشاہ بنایا۔ اب ایک شخص آکر کہتا ہے۔ کہ مجھے ظلم کا بدلہ دلوا تو تو اسے مارتا ہے۔ کل بارگاہ رب کائنات میں کیا جواب دے گا۔ بڑی دیر تک اسی طرح اپنے آپ کو ملامت کرتے رہے (اسد الغابہ) سیدنا عثمان غنیؓ کے علو شان پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوتی کہ آقا نے دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں دیدیں اور پھر فرمایا کہ اگر چالیس لڑکیاں بھی ہوتیں۔ تو عثمانؓ کے عقد میں دے دیتا بایں ہمہ مجد و فضیلت خدا خوفی کی یہ حالت تھی۔ کہ روتے روتے ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا اتنا خیال کہ ہجرت مدینہ کے بعد جب مدینہ میں آب شیریں میسر نہ ہوا تو ۳۵ ہزار درہم جیب خاص سے ادا کرکے یہودی سے کنواں خرید کر وقف فرمادیا اور جیش العسرۃ کی تیاری کے لئے چھ سو اونٹ مع سامان پچاس گھوڑوں کے علاوہ ڈھیر ساری نقدی پیش کی سیدنا علیؓ نے حضورؐ کے سائے میں پرورش پائی شرف دامادی حاصل کیا غزوہ خیبر میں مصطفیٰؐ کی بشارت سے فاتح بنے۔ اس کے باوجود خدا کے خوف کی یہ حالت تھی کہ نماز کا وقت آتا تو بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی رنگ زرد پڑ جاتا پوچھنے پر فرماتے کہ بڑی سرکار کی خدمت میں حاضر ہونے کا وقت...... ہے۔ پھر نماز کیا تھی؟ دنیا وما فیہا سے بےخبر نیت باندھی جسم سے تیر نکال لئے گئے مصلیٰ لہو لہان ہے لیکن انہیں خبر بھی نہیں۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ کا صحیح مصداق

زہد و فقر کی یہ حالت تھی۔ کہ جو کی روٹی اور پانی پر گزراوقات ہوتی اور کھانا کھانے بیٹھتے فقیر صدا دیتا تو سب کچھ دے دیتے۔

سیدنا معاویہ بارگاہ اقدس سے اَحْلَمُ اُمَّتِیْ وَاَجْوَدُهَا، کے لقب گرامی سے نوازے جاتے ہیں زبان پر ہمیشہ یہ رہتا کاش دنیا میں نہ آتا مرتے وقت وصیت کی کہ آقا کے پیرہن میں کفن دے دینا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موئے مبارک اور ناخن مبارک مقامات سجدہ پر رکھ دینا۔

حضرت حنظلہ کی نئی نئی شادی ہوتی ہے ازدواجی تعلقات سے فارغ ہوئے غسل بھی نہ کر پائے تھے۔ کہ احد میں عارضی پسپائی کی خبر ملی وفور شوق میں اسی طرح میدان میں کود پڑے اور شہید ہوگئے۔ فرشتوں نے غسل دیا سر سے پانی ٹپکتا دیکھا گیا۔ اور آقا نے غسیل ملائکہ کا لقب دیا

ایک صحابی روزے پر روزہ رکھتے۔ کچھ میسر نہ ہوتا حضرت ثابتؓ نے تاڑ لیا بیوی سے فرمایا کہ رات کو مہمان لاؤں گا کھانا سامنے رکھ کر چراغ کو درست کرنے کے بہانے گل کر دینا ایسے ہی ہوا مہمان نے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۸۱۴۲ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۶۷۹-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر ۲ G/۴۶-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۶۷ء

انبیاء والمرسلین علیہم السلام

مضطرؔ گجراتی

یہ قدسیوں کی جماعت، یہ حزبِ نورانی — مقرّبینِ الٰہی، نفوسِ رحمانی

یہ دل، کہ جن پہ برستے ہیں عرش سے الہام — یہ لب، کہ جن پہ اترتی ہے وحیِ ربّانی

یہ علم، جس پہ تصدّق فراستِ کونین — یہ فضل، جس پہ نچھاور شکوہِ سلطانی

یہ پاؤں، دیتی ہے بوسے جنہیں فلک کی جبیں — یہ رُخ، کہ جن سے منوّر حیاتِ انسانی

کمالِ عظمتِ آدمؑ، نشانِ حجّتِ حق — میانِ ارض و سما جلوہ ہائے فرقانی

ملائکہ کے مکرّم، بہشتیوں کے امام — رئیسِ کون و مکاں، فخرِ نوعِ انسانی

یہ اک خدا کے پرستار، صادق المصدوق — یہ ایک دین کے داعی، بحکمِ ربّانی

یہ کائناتِ خرد کے مشارق الانوار — یہ رہگذارِ ابد کے چراغِ لافانی

جلو میں جن کے مؤدّب سمندروں کا جلال — خموش جن کے حضور آندھیوں کی طغیانی

یہ مصلحینِ مقدّس، یہ قائدینِ جلیل — قدم سے جن کے ہوئی نعمتوں کی ارزانی

دکھا کے منزلِ فوز و فلاح دنیا کو — جنہوں نے ختم کی فکر و نظر کی حیرانی

فروغ پاتی ہے جن سے بہارِ لالہ و گُل — مہ و نجوم کو ملتی ہے جن سے تابانی

براہِ راست یہ پروردگار کے مامور — بطورِ خاص، نذیر و بشیرِ حقّانی

صدورِ سہو و خطا سے منزّہ و معصوم — بوصفِ علم و خبر بے نظیر و لاثانی

خدا سے رشتۂ مخلوق جوڑنے والے — دلوں کو بخشنے والے سرورِ عرفانی

پرے شعور سے جن کی نگاہ کی پرواز — ورائے فکر ہے جن کا مقامِ روحانی

ثبات جن کی عزیمت میں کوہ سے بڑھ کر — شکستِ کفر ہے جن کا جلالِ ایمانی

یہی وہ سلسلۂ نور و حُسن ہے مضطرؔ

کہ جس سے بعد ہے قلب و نظر کی ویرانی

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا